REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۵ — شمارہ ۲۵

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائبین:- بشارت احمد حیدر، شکیل احمد طاہر

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۱ شوال ۱۴۰۶ ہجری — ۱۹ احسان ۱۳۶۵ ہش — ۱۹ جون ۱۹۸۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان (۔۔۔): سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران موصول ہونے والی تازہ اطلاع کے مطابق حضور پُرنور بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اور مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔

احبابِ جماعت اپنے پیارے امام ہمام کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دُعائیں کرتے رہیں۔

● — محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ پیرانہ سالی علیل رہتی ہے۔ صحت و سلامتی اور ۔۔۔ لمبی زندگی کے لئے احبابِ کرام دُعائیں جاری رکھیں۔

● — مقامی ۔۔۔ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام و احبابِ جماعت خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان میں رمضان المبارک کے ایامِ بہار اور عید الفطر کی مبارک تقریب

رپورٹ مرتبہ:- مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی سیکرٹری تبلیغ و تربیت لوکل انجمن احمدیہ قادیان

رمضان شریف جس کا اوّل رحمت، درمیان مغفرت اور آخر جہنم سے آزادی ہے، عظمت و برکت کا مہینہ ہے۔ اسی مبارک مہینے میں قرآن مجید کا نزول شروع ہوا۔ اسی مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ رمضان شریف کی تقدیس و تحمید خود حق تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔ اس مبارک مہینے کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا جاتا ہے۔ اسی عشرہ میں شبِ قدر آتی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَہْرٍ۔ یعنی لیلۃ القدر تو ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے۔

اس سال بھی ماہِ رمضان المبارک موسمِ گرما کے شدید گرم مہینوں مئی و جون میں آیا۔ اس کے باوجود عشق و محبت، ایمانی سرور اور رضائے الٰہی کے جذبات سے سرشار مومنین و مخلصین نے روزوں کو پابندی سے رکھنے کا عزم کیا۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی کی طرف سے مرتب کئے گئے پروگرام کے مطابق مرکزِ احمدیت قادیان میں کافی عرصہ قبل ماہِ رمضان المبارک کو روحانی ماحول میں گزارنے کے لئے تیاری شروع کی گئی۔ مساجد میں تراویح ادا کرنے کے لئے حفاظ کو مطلع کیا گیا تاکہ وہ قرآن مجید کے دَور کر سکیں۔ قرآن مجید کا درس دینے کے لئے علمائے کرام کے واسطے سورتیں یا پارے متعین کر کے انہیں تیاری کے لئے ماہ شعبان کی ابتداء میں ہی مطلع کر دیا گیا۔ علماء و عمائدین پر مشتمل "رؤیتِ ہلال" کمیٹی مقرر ہے۔ اس نے رمضان شریف کا چاند نکلنے اور عیدین کے مواقع پر رؤیتِ ہلال کے بارہ میں فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ مرکزی مساجد میں بعد نمازِ عشاء تراویح ادا کرنے، مسجد اقصیٰ میں بعد نمازِ عصر درسِ قرآن مجید اور مساجد میں بعد نمازِ فجر حدیث شریف کا درس دینے اور سحری کے وقت تہجد ادا کرنے اور روزہ رکھنے کے لئے احباب کو بیدار کرنے کے واسطے انتظامات کئے گئے۔

۱۰ مئی ۱۹۸۶ء کو رمضان شریف کا چاند دیکھتے ہی چھوٹے چھوٹے بچے ٹکڑیوں اور سڑکوں پر ٹولیاں بنا کر رمضان شریف کی آمد میں خوشیوں کے گیت گاتے ہوئے گشت کرنے لگے۔ پروگرام کے مطابق قادیان کی مرکزی مساجد میں بعد نمازِ عشاء تراویح کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا۔ مسجد مبارک میں مکرم حافظ نواب احمد صاحب نے نمازِ تراویح پڑھانا شروع کیا۔ ان کے سامع مکرم حافظ عبد القیوم صاحب مقرر ہوئے۔ مسجد اقصیٰ میں مکرم حافظ مظہر احمد صاحب نے تراویح پڑھائیں ان کے سامع مکرم حافظ مرزا مظہر احمد صاحب مقرر ہوئے۔ احباب و خواتین۔ بچے۔ بچیاں کھانے اور گھریلو کاموں سے فارغ ہو کر عشاء کی نماز کی ادائیگی اور نمازِ تراویح میں شامل ہونے کے لئے مساجد میں پہنچتے۔ یہی والہانہ منظر رمضان شریف کے پورے مہینے میں دیکھنے آیا۔ مسجد اقصیٰ میں قناتیں لگا کر خواتین کے لئے پارٹیشن کر دی گئی تھی۔ اور پردہ کی رعایت سے خواتین تراویح۔ نمازوں کی ادائیگی۔ درسِ قرآن مجید اور درسِ حدیث میں بڑی تعداد میں شمولیت فرماتی رہیں۔ تہجد کی نماز اور سحری کے اٹھانے کے واسطے بعض نوجوان اور بعض بڑی عمر کے بزرگ بھی ڈھائی تین بجے سے جگانا شروع کر دیتے تھے۔ اور یہ کیفیت رمضان شریف کے آخر تک رہی۔ اس خدمت کے لئے مکرم مولوی عبد الکریم صاحب ملکانہ خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ ہر دو مساجد میں نمازِ تراویح کا سلسلہ باقاعدگی کے ساتھ جاری رہ کر ۲۹ ویں شب کو قرآن کریم کا دَور مکمل کرنے کے ساتھ ختم ہوا۔

(باقی صفحہ ۔۔ پر)

محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا

تہنیتِ عید پر مشتمل برقی پیغام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کے نام اپنے برقی پیغام میں سلام اور عید مبارک کا تحفہ ارسال کرتے ہوئے فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ کی راہ میں متواتر شہادتوں کے مبارک دَور میں ایک اَور شاندار عید آئی۔ سو استقامت دکھاؤ۔ اور رضائے الٰہی کی دائمی عید حاصل کرو۔ ساری جماعت کو سلام اور مبارکباد کا پُرخلوص تحفہ پہنچا دیں۔

خلیفۃ المسیح"

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساری مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۹ ر احسان ۱۳۶۵ ہش

ع

ابنِ مریم ہُوں مگر اُترا نہیں مَیں چرخ سے

(المسیح الموعودؑ)

(۱)

مُسلمانوں کے سب فرقوں کا یہ مُسلّمہ عقیدہ ہے کہ مخبرِ صادق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمتِ محمدیہ میں مسیح ابنِ مریم کے نام پر ایک مُصلح کے آنے کی بشارت عطا فرمائی ہے۔ اور اس امر پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ایک نبی تھے جن کے متعلق قرآنِ مجید میں " رَسُوۡلًا اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ " کی واضح خبر دی جا چکی ہے ـــــ بعض مُسلمانوں کا یہ نظریہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو واقعۂ صلیب کے وقت آسمان پر بجسدہ العنصری اُٹھا لیا تھا اور آج تک وہ الآن کما کان زندہ بیٹھے ہیں۔ اور وہی آخری زمانہ میں (نہ جانے ابھی کونسا آخری زمانہ آنے والا ہے) نازل ہوں گے۔ اِس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی پُوری ہوگی۔ لیکن بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے قرآن کریم کی تیس آیات۔ متعدد احادیث۔ اجماعِ اُمت نیز اناجیل اور تاریخ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت فرما دی ہے۔ اور اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں دلائل کا گویا سُورج چڑھا دینے کے بعد حیاتِ مسیحؑ کے قائلین پر اتمام حُجت کرتے ہوئے فرمایا:-

" اب بتلاؤ کہ اِس قدر تحقیقات کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے میں کیا کسر رہ گئی اور اگر باوجود اس بات کے کہ اتنی شہادتیں قرآن اور حدیث اور اجماع اور تاریخ اور نسخہ مرہم عیسیٰ اور وجود قبر سرینگر میں اور معراج میں بزمرۂ اموات دیکھے جانا اور عمر ایک سو بیس سال مقرر ہونا اور حدیث سے ثابت ہونا کہ واقعۂ صلیب کے بعد وہ کسی اَور مُلک کی طرف چلے گئے، اور اسی سیاحت کی وجہ سے اُن کا نام نبی سیّاح مشہور تھا۔ یہ تمام شہادتیں اگر اُن کے مرنے کو ثابت نہیں کرتیں تو پھر ہم کہہ سکتے ہیں کہ کوئی نبی فوت نہیں ہُوا۔ سب بجسم عنصری آسمان پر جا بیٹھے ہیں۔ کیونکہ اس قدر شہادتیں اُن کی موت پر ہمارے پاس موجود نہیں " (صفحہ ۱۵)

بفضلہٖ تعالیٰ اِس سَو سالہ جہاد کا یہ نتیجہ نکلا کہ اکثر تعلیم یافتہ طبقہ حیاتِ مسیح کے مفروضے کو اب تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ جہاں کہیں احمدی اِس مسئلہ پر زور دیتے ہیں تو اکثر ہمارے مُسلمان بھائی یہ کہہ کر بحث کو ٹالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ چھوڑو اِس مسئلہ کو، عیسیٰؑ زندہ ہیں تو کیا وفات پا گئے ہیں تو کیا۔ ہمارے ایمانیات کے ساتھ اِس مسئلہ کا براہِ راست کیا تعلق ہے ـــــ ! حالانکہ یہ مسئلہ ہمارے ایمانیات میں داخل ہے اور اس پر سنجیدگی سے غور کرنا ہر مُسلمان کا اوّلین فرض ہے۔

اِس وقت وفات و حیاتِ مسیحؑ کے مسئلہ پر بحث کرنا ہمارا مقصد نہیں۔ بلکہ اِس امر کا تجزیہ پیش کرنا مقصُود ہے کہ جب مسیح ابنِ مریم فوت ہو چکے ہیں اور اُمتِ محمدیہ میں آنے والا مُصلح کوئی اَور وجود ہے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مُصلح کو " ابنِ مریم " کے نام سے کیوں یاد فرمایا ہے ؟ کس قدر اختلاف پیدا ہوگیا اِس ایک نام کے اشتباہ سے۔ آخر کوئی حکمت تو ہوگی اس نام کے استعمال کرنے میں ـــــ !

ہم تعلیم یافتہ، خُدا ترس اور حضرت رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرنے والے مُسلمان بھائیوں کو دعوتِ فکر دیتے ہیں کہ آئیے ٹھنڈے دِل سے اِس مسئلہ پر غور کریں۔ حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمتِ بالغہ کو بصیرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ پھر آپ کو اندازہ ہوگا کہ واقعی اَصدق الصادقین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس مُصلح کی بشارت عطا فرمائی ہے اُس کو مسیح ابنِ مریم کے نام سے یاد فرمانے میں کس قدر فراست و حکمت سے آپؐ نے کام لیا ہے۔ اور کیسے کیسے باریک حقائق پر سے پردہ اُٹھایا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس حکمتِ بالغہ کی تفصیل مسیح موعود کے علاوہ کوئی اَور بیان کر ہی نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ جس کو خُدا تعالیٰ نے اِس نام کا مصداق بنانا تھا اُسی وُجود پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس عارفانہ اور حکیمانہ کلام کی حکمت کو آشکار کرنا تھا۔ چنانچہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السّلام نے جس رنگ میں اِس رازِ سر بستہ کو کھولا ہے، اِس سے پہلے اُن بزرگوں نے بھی اس پر اس رنگ میں روشنی نہیں ڈالی جو پہلے ہی سے وفاتِ مسیح کے قائل تھے۔ اور مسیح ابنِ مریم کے نزول سے اُمتِ محمّدیہ کے ایک فرد کو اُمّتی نبی کی حیثیت میں مبعوث ہونا مُراد لیتے تھے ـــــ ظاہر ہے جس وجود کو خُدا نے مخاطب کر کے الہاماً یہ فرمایا ہو کہ

" مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے۔ اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے۔ وکان وعد اللہِ مفعولاً " (ازالہ اوہام صفحہ ۲۳۲)

اُسی پر " ابنِ مریم " کے نام سے اُس کو پکارے جانے کی حکمت منکشف فرمائی گئی ہوگی ـــ !

یہ حکمت بہت معنیٰ خیز ہے۔ اور کئی حقائق پر مشتمل یہ داستانِ دلنواز اِس قدر پُر لطف اور اس قدر طویل ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنی متعدد تصنیفات، مکتوبات اور ملفوظات میں مختلف پیرایوں میں روشنی ڈالی ہے ـــــ اِس مختصر سی نشست میں اِن تفاصیل کا احاطہ تو نہیں کیا جا سکتا تاہم کوشش کی جائے گی کہ دو قسطوں میں اِس مضمون کا کسی قدر خلاصہ اپنے الفاظ میں ہدیۂ قارئین کر دیا جائے وباللہ التوفیق۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی تحریرات سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمتِ محمدیہ میں آنے والے مُصلح کو جو مسیح ابنِ مریم کے نام سے یاد فرمایا ہے اس میں تین بڑی حکمتیں مُضمر تھیں۔ اِس کے علاوہ اَور بھی حکمتیں ہیں اور ہو سکتی ہیں۔ لیکن بُنیادی نوعیت کی مندرجہ ذیل تین بڑی حکمتیں ہیں:-

اوّل:- ایک مُشتِ خاک، ایک انسان یعنی مسیح ابنِ مریم علیہ السلام کو جو بنی اسرائیل کے سلسلۂ نبوت کی آخری کڑی کے طور پر ظاہر ہُوئے، عیسائیوں نے اُن کو رسالت اور بشریت سے اُٹھا کر اُلوہیت کا درجہ دے دیا۔ سو خُدا نے یہ چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کو اِس نام سے کھڑا کر کے دُنیا پر یہ ثابت کر دے کہ ؎

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غُلام دیکھو مسیحِ زماں ہے! (دُرِّثمین)

دوم:- کسرِ صلیب۔ احادیث میں مسیح موعود کا بڑا کام کسرِ صلیب بتایا گیا ہے۔ یعنی جس صلیب نے مسیح ابنِ مریم کو زخمی کیا تھا اسی صلیب کو عیسائیوں نے نجات کا نشان قرار دے دیا۔ اور اس مظلوم مسیحؑ کو خُدا کا بیٹا اور خُدا قرار دیا۔ سو خُدا نے چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک رُوحانی فرزندِ جلیل کو مسیحؑ کے نام پر بھیجے تا کہ وہ اِس صلیب کو اور اِس صلیبی عقیدے کو پاش پاش کر دے۔

سوم:- قرآن کریم میں نہایت وضاحت کے ساتھ موسوی اور محمّدی سلسلہ کو باہم مشابہ قرار دیا گیا ہے۔ اور احادیث میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی ہے کہ آخری زمانہ میں مُسلمان، یہودیوں کے قدم بہ قدم چلنے لگ جائیں گے۔ اُس وقت خدا تعالےٰ اُمتِ محمدیہ کی اِصلاح کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کو مسیحی نفس دے کر کھڑا کرے گا۔ پس چونکہ اُمتِ محمّدیہ کے اکثر افراد یہود کے ہمرنگ ہونے والے تھے اِس لئے اُن کی اصلاح کے لئے مامُور ہونے والے کو بھی مسیح کا ہمرنگ ہونا لازمی امر تھا۔

یہ وہ تین بُنیادی حکمتیں ہیں جن کی خاطر اُمتِ محمّدیہ میں آنے والے مُصلح کو مسیح ابنِ مریم کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اور یہ کوئی اٹکل یا قیاس کی باتیں نہیں بلکہ قرآنِ کریم اور احادیث کے چشمہ سے یہ حکمت کی نہریں پھوٹ رہی ہیں۔ اِنشاء اللہ اگلی قسط میں مذکورہ تینوں اُمور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں کچھ عرض کیا جائے گا۔ اِس وقت آپؑ کا ایک اُصولی اقتباس پیش کیا جا رہا ہے۔ جو گویا اِس سارے مضمون کا محور ہے۔

حضرت مسیح موعُود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

" اگر اللہ تعالیٰ مسیح کی مُوت یا مسیح موعود ہونے کے اُمور کو ہماری راہ میں نہ ڈال دیتا تو ہمیں کچھ بھی ضرورت نہ تھی کہ عیسیٰ کہلاتے۔ مگر مَیں کیا کر سکتا ہُوں جب خُود اُس نے مجھے اِس نام سے پکارا اور اس کی اشاعت اور اعلان پر مجھے حُکم دیا۔ مَیں خُوب جانتا ہوں خُدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات بڑھانے کے لئے مجھے عیسیٰ کہلانے کی کُچھ حاجت نہ تھی اور منزلِ مقصُود پر پہنچنے کے لئے اس کی کُچھ بھی حاجت نہیں۔ اور نہ قرآن شریف میں یہ لکھا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی چاہا اور اس لئے چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور عظمت کا اظہار ہو اور ایک عاجز انسان جس کو غلطی سے خُدا بنا لیا گیا ہے، اس کی حقیقت دُنیا پر کُھل جائے "

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۹۰ تا ۹۲)

محمد قاسم غوری قائم مقام ایڈیٹر

خطبہ جمعہ

خاندانوں کا رحمی رشتوں پر قائم اسلامی معاشرے کی روح ہے اور مغربی دنیا نے قطع رحمی پر اپنے معاشرے کی بنیاد ڈالی ہے

اگر صلہ رحمی کو ہم نے قائم نہ کیا تو مغربی معاشرے پر جا کے تالے ٹوٹیں گے!

جب تک خدا مجھے توفیق دیگا اس فرض کو پورا کرتا رہوں گا کہ ہمارا معاشرہ دن بدن پہلے سے بہتر حالات میں داخل ہو اور ہر آن بڑھنے والا حسن اس میں پیدا ہو

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ جو حضور انور نے بمقام مسجد فضل لندن مؤرخہ ۱۴ ماہ تبلیغ (فروری) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کو ارشاد فرمایا، کیسٹ کی مدد سے احاطہ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (قائم مقام مدیر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنی کی تلاوت فرمائی :-

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۝ (الفرقان : ۷۵ تا ۷۸)

اور پھر فرمایا :-

سورۃ فرقان میں جہاں اللہ تعالیٰ رحمٰن خدا کے بندوں کی صفات بیان فرماتا ہے وہاں اسی تسلسل میں آخر پہ رحمٰن خدا کے بندوں کی ازدواجی زندگی کے اعلیٰ تصورات کو ان الفاظ میں پیش فرمایا گیا ہے کہ ازدواجی زندگی کے متعلق ان کی تمناؤں کا منتہیٰ کیا ہوتا ہے کیا چاہتے ہیں اپنے رب سے۔ فرمایا۔ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ۔ وہ یہ عرض کرتے ہیں اپنے رب سے کہ اے ہمارے رب ہمارے لئے ہماری بیویوں میں سے اور ہماری اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب فرما۔ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے فرمایا اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ یہی ہیں جن کو جنت میں بلند و بالا منزلہ عمارتیں عطا کی جائیں گی۔ اس وجہ سے کہ انہوں نے صبر سے کام لیا۔ وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا اور انہیں نیک تمناؤں اور سلامتی کے ساتھ خوش آمدید کہا جائے گا۔ وہ ہمیشہ اسی حالت میں رہیں گے۔ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا۔ ان کی عارضی قیام گاہ بھی بہت خوبصورت اور حسین ہوگی اور ان کی دائمی قیام گاہ بھی بہت خوبصورت اور حسین ہوگی۔ تو ان سے کہہ دے مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ۔ یعنی ان کے مخاطب حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہیں گویا فرمایا اے محمد! تو ان سے کہہ دے یعنی عام بنی نوع انسان سے مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ

اگر تمہاری دعا نہ ہو

تو میرے رب کو تمہاری کچھ بھی پرواہ نہیں فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا کیونکہ تم دعا کے نظام کو جھٹلا چکے ہو، خدا تعالیٰ سے لقاء کے مضمون کو جھٹلا چکے ہو۔ لیکن لازماً اس کے نتائج بلاؤں کی طرح تم سے وابستہ ہو جائیں گے ایسی بلائیں جو ایک غلط فعل کے نتیجے انسان کو لازم ہو جایا کرتی ہیں، چمٹ جایا کرتی ہیں۔ ایسی چمٹنے والی مصیبتیں تمہیں آگھیریں گی۔

ان آیات میں جو عائلی زندگی کا اعلیٰ مقصد بیان فرمایا گیا ہے اس کا تعلق براہ راست تزوج کے مضمون سے ہے۔ کیوں ازدواجی زندگی خدا تعالیٰ نے قائم فرمائی اس کے مقاصد کیا ہیں۔ اور دراصل بنیادی مقصد جیسا کہ ہر معمولی فہم کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے انسانی زندگی کا تحفظ ہے یا یوں کہنا چاہیئے کہ زندگی کا تحفظ اور بقاءِ نسل ہے تاکہ ہر چیز کی نسل باقی رہے۔ یہ بنیادی مقصد ہے یہ بنیادی مقصد کن ذرائع سے حاصل ہوا اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں یہ ایک لمبا مضمون ہے لیکن براہ راست یہاں اس مضمون کا صرف اتنا تعلق ہے کہ انسان کے مقام تک پہنچتے پہنچتے انسانی زندگی اتنے بلند مقاصد حاصل کر لیتی ہے کہ اس کے نتیجے میں محض بقاءِ نسل مقصد نہیں رہ جاتا بلکہ ایسی نسل کا بقاء مقصد بن جاتا ہے جو متقی ہو، جو نیک ہو، جو خدا ترس ہو اور محض نسل کو جاری کرنا انسانی زندگی میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا پس وہ مضمون جو بظاہر مشترک ہے ہر حیوانی زندگی میں اُسے اس آیت نے ایک ایسے مقام پر پہنچا دیا جہاں باقی حیوانی زندگی پیچھے رہ جاتی ہے اور انسان تمام حیوانی زندگی سے ممتاز ہوتے نظر آتا ہے کیونکہ بظاہر جنس کے نتیجے میں یا جنسی تعلقات کے نتیجے میں صرف اولاد پیدا ہونی چاہیئے اور اس سے زیادہ بظاہر کوئی مقصد نظر نہیں آتا۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس مقام پر خدا اپنے رحمان بندوں کو دیکھنا چاہتا ہے اور دیکھتا ہے اس مقام پر ان رحمان بندوں کے منہ سے یہ دعائیں نکلتی ہیں کہ اے خدا ہمیں صرف اولاد نہیں چاہیئے ہمیں ایسی اولاد چاہیئے جو متقی ہو۔ ہمیں صرف بیویاں نہیں چاہئیں ایسی بیویاں چاہئیں جو متقی ہوں۔ اور ہماری آنکھوں کے لئے ٹھنڈک کا سامان پیدا کرنے والے ہوں۔ آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان پیدا کرنے کی دعا کے بعد یہ فرمانا وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا یہ بتاتا ہے کہ

مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک

دراصل تقویٰ دیکھنے میں ہے، دین کو سدھرا ہوا دیکھنے میں ہے۔ اسی مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں بیان فرماتے ہیں

یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا ؛ جب آوے وقت میری واپسی کا

آخری وقت میں میری یہ تمنا ہے کہ جاتے ہوئے میری نظر جب اپنی اولاد پر پڑے تو وہ متقی ہوں بعینہٖ اسی آیت کے مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اردو میں دعائیہ رنگ دیا ہے۔ فرمایا۔

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا چونکہ ان لوگوں نے صبر سے کام لیا ہے اس لئے ان کو جنت میں بالاخانے عطا کئے جائیں گے اور وہاں انہیں نیک تمناؤں، دعاؤں اور سلامتی کے ساتھ خوش آمدید کہا جائے گا۔

دوسرا مقصد جو قرآن کریم سے ثابت ہے وہ اعلیٰ رفاقت ہے اور تسکین قلب ہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۔ کہ تمہارے اندر خدا تعالیٰ نے جو مودت اور رحمت کے جذبات رکھ دیئے ہیں ان کی تسکین کے لئے بیاہ شادی کا نظام بنایا گیا تاکہ تم ایک دوسرے سے سکینت

حاصل کرو اور ایکدوسرے کی رفاقت سے زندگی کا سفر زیادہ عمدہ طریق پر طے کرسکو۔ پھر قرآن کریم فرماتا ہے۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اَلَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ جس کے واسطے دے دے کر تم ایکدوسرے سے خیر چاہتے ہو جس کے نام پر استدعا کرتے ہو وَالْاَرْحَامَ اور

رحمی رشتوں کو نہ بھولنا

خصوصیت کے ساتھ رحمی تعلقات کو فروغ دو۔

اس آیت سے اور بعض دیگر آیات سے ایک تیسری بنیادی وجہ بیاہ شادی کی یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ ایک ایسا معاشرہ قائم ہو جسمیں عائلی زندگی کو ایک نمایاں مقام حاصل ہو اور خاندان کی بناء پر سوسائٹی قائم کی جائے۔ انفرادیت کی بناء پر سوسائٹی کا قیام نہ ہو۔ باہمی رشتہ داریوں کا مضبوط بندھن، اس کے نتیجے میں ایک دوسرے سے حسن سلوک، ایک دوسرے سے پیار اور محبت۔ گویا کہ خاندان کو بنیاد بنایا ہے اسلام کے سوشل سسٹم کا۔ ہر سوشل نظام کی ایک روح اور ایک فلسفہ ہوتے ہیں۔ اسلامی سوشل نظام کی روح اور فلسفہ خاندان کے نظام کو تقویت دینا ہے جس کی بنیاد ارحام پر ہے۔ چنانچہ وہاں جو ازدواجی زندگی کے لئے دعا سکھائی وہ بھی رحمان خدا کے بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے سکھائی اور رحمی رشتوں کو تقویت دینے کا رحمان سے تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے یوں بھی کھول کر بیان فرمایا کہ رحم اور رحمان دونوں ایک ہی مادے سے نکلے ہوئے لفظ ہیں اس لئے وہ شخص جو رحمی رشتوں کو کاٹتا ہے اس کا رحمان خدا سے بھی تعلق کٹ جاتا ہے۔ پس یہ مضمون آپس میں ایکدوسرے کے ساتھ مربوط ہے

یہ تین بنیادی وجوہات ہیں

جو قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی عائلی یا ازدواجی زندگی کی بناء ہیں اور جب ہم غور کرتے ہیں دنیا کے حالات پر تو ان کے سوا باقی ساری وجوہات سے شادیاں کی جاتی ہیں اور ان باتوں کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اس نقشے کو جس طرح پایا دنیا میں، اس طرح یوں بیان فرمایا:-

تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ

عموماً لوگ جو دنیا میں شادیاں کرتے ہیں وہ دین کو سب سے آخر پہ کر دیتے ہیں اور اولیت دیتے ہیں مال کو، حسب و نسب کو اور جمال کو، اس کے حسن کو فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تم دین کو اولیت دو، دین کو غالب رکھو تَرِبَتْ يَدَاكَ اگر تم ایسا نہیں کروگے تو ناکام اور نامراد رہوگے بدنصیب ہوگے۔

یہاں ایک لفظ دین میں وہ تینوں مضمون بیان فرما دیئے گئے جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے یا پہلے ذکر کیا ہے یعنی قرآن کریم نے جو تین بنیادی وجوہات بیان فرمائی ہیں شادی کے محرکات بیان کئے ہیں وہ سارے دین سے تعلق رکھنے والے ہیں۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے لفظ دین میں ان تمام مضامین کا خلاصہ بیان فرما دیا جو قرآن کریم نے مختلف آیات میں ہمارے سامنے کھول کر رکھے۔ اور فرمایا کہ بدقسمتی سے لوگ دین کو آخر پر کرتے ہیں۔ لیکن میں تمہیں کہتا ہوں کہ اگر تم ہلاکت سے بچنا چاہتے ہو تو

تم دین کو فضیلت دو

اور دین کو اول کرو۔ دین کا لفظ یہاں وسیع مضمون میں استعمال ہوا ہے اور اس میں عورت کا تقویٰ یا زوج کا تقویٰ سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ عورت کے لئے جب وہ مرد کو دیکھے، جب مرد کی تلاش کرے تو وہاں بھی دین ہی کو ترجیح دینی چاہیئے۔ اس لئے فریق ثانی کا تقویٰ دیکھنا اس کا حسن خلق دیکھنا اس کا اچھا مزاج دیکھنا جو رفاقت میں اس کے کام آسکے اور وہ تمام باتیں جو خلق اور دین سے تعلق رکھنے والی ہیں ان کو اولیت دینا۔ یہ ہے اصل قرآنی نظریے کے مطابق وہ شادی جو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اس دنیا میں بھی کامیاب ہوتی ہے اور آخرت میں بھی کامیاب ہوتی ہے کیونکہ اس مضمون کو مکمل کرتے ہوئے فرمایا کہ مستقر بھی ان کا اچھا ہوتا ہے اور مقام بھی اچھا ہوتا ہے۔ عارضی قیام گاہ بھی ان کی اچھی بنتی ہے اور مستقل قیام گاہ بھی اچھی بنتی ہے یعنی اس دنیا میں بھی وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اجر پاتے ہیں اور بہت اچھے گھر کی بنیاد رکھتے ہیں جو عارضی گھر ہے اور مرنے کے بعد جب مستقل رہائش گاہ ان کو نصیب ہوتی ہے تو وہ بھی بالاخانوں والی بلند و بالا اچھی رہائش گاہ نصیب ہوتی ہے مثلاً جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مضمون کو اُلٹ دیا جاتا ہے اس لئے دین کی بجائے ہر دوسرے مقصد سے شادی کی جاتی ہے اور شادی کے جب مقصد بگاڑ دیئے جائیں تو جیسا کہ آنحضور نے فرمایا

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

اعمال کے نتائج کا دارومدار نیتوں پر ہوا کرتا ہے اس لئے جب نیت بدل جائے۔ جب مقصد بگڑ جائے تو نتیجہ بھی اسی طرح بگڑ جاتا ہے اور ایسی شادیاں عملاً کامیاب ہو ہی نہیں سکتیں۔ اب یورپ کے معاشرے میں وہ خرابیاں نہیں ہیں جو ہمارے معاشرے میں ہیں، اور قسم کی خرابیاں ہیں لیکن وہاں بھی شادی کی نیتوں میں وہ قرآنی نیت شامل نہیں اس لئے یہاں کا معاشرہ بھی جب ٹوٹتا ہے تو غلط نیتوں کی وجہ سے وہ معاشرہ ٹوٹتا اور بکھرتا رہتا ہے اور خاندان تباہ ہوتے رہتے ہیں۔ ہمارے ہاں الگ قسم کی بنیاد پر معاشرہ قائم ہے اور وہاں بھی نیتیں اگرچہ بدلی ہوئی ہیں لیکن کچھ نہ کچھ فرق پائے جاتے ہیں یورپ کے معاشرے کے ہمارے معاشرے کے ساتھ۔

ہمارے معاشرے میں جب ماں باپ شادیاں کرتے ہیں اپنے بچوں کی تو یہ بنیادی فرق ہے جو یورپ کے معاشرے سے ہے۔ یہاں عموماً لڑکا اور لڑکی آپسمیں مل کے فیصلہ کرتے ہیں ہمارے ملک میں عموماً والدین فیصلہ کرتے ہیں مگر دونوں جگہ نیتوں کا فساد نظر آتا ہے۔ بہت سی شادی کی تباہی کی وجوہات میں ایک وجہ یہ ہے کہ ماں باپ

حرص سے شادی کرتے ہیں

وہ سمجھتے ہیں ہمارے بچے کی خوشی اس بات میں ہے کہ امیر گھرانے کی لڑکی گھر میں آئے اور اس کے ساتھ دولت ہو، اس کے ساتھ وہ سب آرام ہوں جو دولت کے ذریعے نصیب ہوتے ہیں، کاریں ہوں، ریفریجریٹرز ہوں، بچے کی اعلیٰ تعلیم کے لئے اخراجات مل جائیں۔ ان نیتوں کے ساتھ وہ لڑکی ڈھونڈتے ہیں اور بعض دفعہ بڑی بے شرمی کے ساتھ کھلے لفظوں میں مطالبہ بھی کرتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے جو فرمایا کہ مال کے لئے

"غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔" (کشتی نوح)

پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررس ۱۰ بی راجندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۲
فون: ۲۷-۴۴
گرام: GLOBEXPORT

شادی کی جاتی ہے تو امرِ واقعہ یہ ہے کہ یہ کوئی بعید بات نہیں ہے جو شاذ و نادر نظر آتی ہو۔ کثرت کے ساتھ روزمرہ ہمارے معاشرہ میں مال کی شادیاں دکھائی دیتی ہیں اور مال کو حسب اور جمال پر اولیت دینے کی وجہ یہ ہے کہ عملاً ساری دنیا میں مال ہی کو اولیت دی جاتی ہے۔ جب تک کسی لڑکی کو یہاں یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کے خاوند کے پاس کافی دولت ہے۔ یا اچھا مقام اور مرتبہ ہے جس کے نتیجے میں وہ سہولت سے زندگی بسر کر سکے گی وہ فیصلہ نہیں کرتی۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ عموماً حُسن کو مال پر فضیلت دی جاتی ہے لیکن : واقعہ یہ ہے کہ مرد حُسن کو فضیلت دیتے ہوں گے لیکن عورت بھی تو ایک فریق ہے۔ عورت بسا اوقات مال کو فضیلت دیتی ہے یا عورت کے گھر والے جب اپنے ملک کے معاشرے کو دیکھتے ہیں تو وہاں یہ کہیں گے کہ عورت کے گھر والے مال کو فضیلت دیتے ہیں اور سب سے پہلے جائیداد دیکھی جاتی ہے اس کے دوسرے امکانات دیکھے جاتے ہیں کہ آئندہ مالی لحاظ سے اس کی ترقی کے کیا امکانات ہیں اور ایسی شادیاں شروع ہی سے جس کو کہتے ہیں ڈُومڈ (Doomed) ہو جاتی ہیں ان کے متعلق وہیں لکھ دیا جاتا ہے خدا کی تقدیر کی طرف سے کہ تم نے جو مقصد اختیار کیا ہے اس مقصد کے نتیجے میں دل کی تسکین آنکھوں کی ٹھنڈک، نیک اور پاکیزہ اولاد کا نصیب ہونا ایک بعید کلبات بن جاتی ہے۔ پھر

حسب کی شادیاں بھی

بڑی کثرت سے ہوتی ہیں۔ اچھا خاندان دیکھنا جس کے ساتھ نام و نمود ہو بظاہر یہ خیال ہوتا ہے کہ شاید بعض لوگ صرف کرتے ہوں لیکن امرِ واقعہ یہ ہے کہ انسانی نفسیات میں اس کا بہت بڑا عمل دخل ہے۔ حسب کے متعلق میں جانتا ہوں، میرے ساتھ رشتے ناطوں کا بڑا دیر سے تعلق ہے لوگ بڑی دیر سے مجھے لکھتے چلے آتے ہیں کہ ہمارا رشتہ کرواؤ اور بہت جگہ میں نے اس خواہش کو اگر ظاہر نہیں تو دبا ہوا ضرور دیکھا ہے اور بعض ماں باپ تو محض سوشل سٹیٹس (Social States) میں لڑکی دیتے ہیں یا لڑکے محض سوشل سٹیٹس اونچا کرنے کے لئے ایسی لڑکی ڈھونڈتے ہیں جس کے خاندانوں کو باہر سے دیکھا جائے تو بڑی اس میں چمک دمک نظر آئے اور ایک مقام اور مرتبہ نظر آئے اور ایسی شادیاں بھی اکثر ناکام ہوتی ہیں۔

پھر زینت حُسن کو دیکھا جاتا ہے حُسن کے نتیجے میں مودّت اور رحمت جو مقاصد میں داخل ہے وہ ضرور آجاتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن اسے دوام حاصل نہیں ہے وجہ یہ ہے کہ حُسن تو ایک فانی چیز ہے ہمیشہ ایک حال پر نہیں رہتا اور نہ صرف فانی ہے بلکہ جتنا اس سے زیادہ واقفیت ہوتی چلی جائے، جتنا قریب آجائے، جتنا ہاتھ میں آئے اتنا ہی اُس کی لذّت کم ہوتی چلی جاتی ہے اور رفتہ رفتہ یہ ایک روزمرّہ کی چیز بن جاتا ہے اور سیرت ایک ایسی چیز ہے جو کبھی بھی اپنی کشش نہیں کھوتی بالکل حُسن کے برعکس نتیجہ پیدا کرتی ہے جتنا زیادہ کسی

صاحبِ سیرت انسان

کے آپ قریب ہوں اُتنا ہی زیادہ اس سے محبت بڑھتی چلی جاتی ہے اور اس میں گراف ہمیشہ اوپر کی طرف چلتا ہے۔ سیرت سے اُکتاتا ہوا کبھی کوئی آدمی نہیں دیکھیں گے آپ۔ لیکن حُسن سے اُکتاتے ہوئے ضرور آپ دیکھیں گے اچھی سیرت وقت کے ساتھ حسین تر ہوتی چلی جاتی ہے کیونکہ سیرت میں بھی پختگی آتی ہے، سیرت میں بھی نفیس پہلو اور زیادہ اُجاگر ہونے لگتے ہیں اور صاحبِ سیرت کبھی بھی ایک حال پہ آپ کو ہمیشہ نظر نہیں آئے گا۔ صاحبِ سیرت کی مثال تو فیض نے اس شعر میں دی ہے۔ ؎

جب بھی دیکھا ہے تجھے عالم نو دیکھا ہے
مرحلہ طے نہ ہوا تیری شناسائی کا

کہ جب بھی تجھے دیکھتے ہیں ایک نیا عالم دکھائی دیتا ہے اور تجھ سے واقفیت اور تعارف کا مرحلہ کبھی طے نہیں ہوتا حُسن میں یہ بات نہیں ہوتی۔ ہو سکتا ہے شاعر نے اپنی ایک غلط فہمی کی بناء پر حسن کو مخاطب کر کے یہ کہا ہو۔ لیکن امرِ واقعہ یہ ہے حسن میں یہ بات نہیں ہوتی اور پھر وقت کے ساتھ حُسن ڈھلتا ہے خصوصاً شادی کے بعد تو اس کا ڈھلنا ایک طبعی اور یقینی امر بن جاتا ہے بچے پیدا ہوتے ہیں اُن کی دیکھ بھال، ذمہ داریاں، بیماریاں، عمر کا اپنے وقت کے مطابق گزرتے چلے جانا کوئی ٹھہرا ہی نہیں سکتا اس کو یہ ساری وہ باتیں ہیں جو ہر پہلو سے حسن پر اثر انداز ہو رہی ہوتی ہیں۔ پس اگر حسن سے ابتدائی قربِ محبت کو چمکانے کا موجب بھی بنے تو ایک لمبا عرصہ ایسی حُسن کے ساتھ ٹھہرنے سے اکتاہٹ بھی پیدا ہوتی ہے اور حسن کے اندر قوتِ کشش کم ہوتی چلی جاتی ہے دن بدن۔

سیرت کا مضمون اور

دین کا مضمون

ایک ہی چیز ہے اصل میں۔ پس جب آنحضرت صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم نے فرمایا دین کو فضیلت دو، دین کو غالب رکھو تو اس میں وہ دین بھی آجاتا ہے جسے ہم عُرفِ عام میں دین کہتے ہیں یعنی مذہب اور عربی کا وسیع لفظ دین بھی اپنے پورے معنے دیتا ہے اور اس میں کسی کا مزاج، اس کی سیرت، اس کی روش اس کے چال چلن، یہ ساری باتیں داخل ہیں تو سیرت کو اولیت دینا اس کی بہت ہی اہمیت ہے۔ لیکن بدقسمتی سے لوگ اس کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور سب سے آخر پر جا کر پھر سیرت کی تلاش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی بگڑے ہوئے بہت سے مقاصد ہیں جو کسی نہ کسی جہت سے انسانی ذہن میں داخل ہوتے رہتے ہیں۔

بعض عورتیں، بہو صرف نوکرانی کے طور پر لاتی ہیں اور جتنا غربت ہو کسی جگہ آغا ہی ہیں یہ نوکرانی کا تصوّر بیچ میں زیادہ عمل دخل کرتا ہے اونچے کھانے پینے والے گھرانوں میں تو یہ تصوّر عموماً نہیں پایا جاتا۔ مغربی معاشرے میں بھی یہ تصوّر نہیں پایا جاتا لیکن ہمارے یہاں جہاں اقتصادی معیار کم ہیں وہاں اس کا بڑا بھاری دخل ہے چنانچہ بعض مائیں .... وہاں بہو لاتی ہیں اس لئے ہیں کہ اس سے خوب کام لیں گی۔ صرف خاوند کی خدمت ہی نہیں کرے گی بلکہ اس کے بہن بھائیوں کی بھی خدمت کرے گی۔ اُس کے والدین کو بھی پالے گی۔

والدین تک تو بہرحال فرائض میں داخل ہے

لیکن بہن اور پھر بہنوں کے خاوند یا بھائی اور ان کی بیویوں کی خدمتیں، اس مضمون کو اتنا لمبا کھینچ لیا جائے تو یہ تو ایک بڑی سخت ناقابلِ برداشت صورتحال بن جاتی ہے اور بعض گھروں میں ہوتی ہی ہے۔

مرد جو بگڑے ہوئے مقاصد رکھتے ہیں ان میں عموماً جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا حُسن کو فضیلت ہوتی ہے اور اس کے بعد تہذیبی اقدار

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"
(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

S.K. GHULAM HADI & BROTHERS REDY MADE GARMETS DEALERS
CHANDAN BAZAR BHADRAK. Dt. BALASORE (ORRISA)

کو وہ فضیلت دیتے ہیں آج کل کے زمانے میں جسے تہذیب کہتے ہیں اسلامی اصطلاح میں اس کو بدتہذیبی کہتے ہیں مگر میں جب تہذیب کہہ رہا ہوں تو عام اصطلاح میں بات کر رہا ہوں آج کل کی۔ تہذیب کی وہ اقدار جو عملاً دینی لحاظ سے نہایت ہی بدتہذیبی کی اقدار ہیں ان کی کشش میں مبتلا ہو کر بعض خاوند اسی وجہ سے شادی کرتے ہیں کہ ہم اپنی بیوی کو پارٹیوں میں بلائیں گے، پارٹیوں میں لے کے جائیں گے، گھروں میں پارٹیاں منعقد کریں گے اُن سے بے پردگیاں کروائیں گے۔ ملازمتوں میں اس سے ترقی حاصل کریں گے۔ پاپلر Popular ہر دلعزیز ہوں گے معاشرے میں کہ بڑی سجی دھجی بیوی ہے بہت ہی سمارٹ جس کو کہتے ہیں، سمارٹ بیوی لے کے آیا ہے اور خوب تعلقات رکھتی ہے ہر طرف۔ اور یہ نیت نے کر عملاً وہ بالکل اس کے برعکس نتیجہ پیدا کرتے ہیں جس کے لئے قرآن کریم شادی کرنے کی اجازت دیتا ہے یعنی نیک اور پاکیزہ اولاد۔ جس خاوند کی نیت میں آغاز ہی میں یہ ظاہری معاشری اور تہذیبی حسن ہو اس کو شروع ہی سے اولاد کی نیکی سے ہاتھ دھو بیٹھنا چاہئیے۔ کیونکہ ان گھروں میں جو اولادیں پلتی ہیں وہ کئی طرح سے بیچاری بیمار ہو جاتی ہیں روحانی لحاظ سے بھی، نفسیاتی لحاظ سے بھی۔ ایسی اولاد کی طرف ایسے معاشرے میں بہت کم توجہ دی جاتی ہے۔ جو میاں بیوی مغربی تہذیب کے حسن کا شکار ہو جائیں ان کو اپنی اولاد کے تقاضے پورے کرنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔ اور پھر اولاد میں یہ ایک بنیادی بات پائی جاتی ہے انسانی فطرت کے لحاظ سے کہ ماں باپ کو جن رستوں پر چلتا دیکھتی ہے ان سے دو قدم آگے جانے کی کوشش کرتی ہے۔ اگر نیکی کا رستہ ہو تو شاید یہ تمنا اتنی شدت سے پیدا نہ ہو لیکن ماں باپ کی بدیوں میں تو عموماً اولاد دو قدم چھوڑ کے چار قدم آگے بڑھنے کی کوشش کرتی ہے اس لئے جس شادی کی تمنا میں بدی داخل ہو گئی ہو وہاں اولاد چار قدم آٹھ قدم دس قدم جتنی بھی اس کو توفیق ملے گی آگے بڑھائے گی اور بڑی تیزی کے ساتھ معاشرہ بگڑنے لگتا ہے اور بالآخر وہ خاندانی نظام جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے وہ ٹوٹ کر بکھر جاتا ہے اور مغربیت کی طرح کا انفرادی نظام قائم ہو جاتا ہے۔

کفو کا نہ ہونا

یہ بھی ایک بڑی وجہ ہے بیاہ شادی میں خرابی کی۔ کفو کیا چیز ہے؟ یہ اسلام میں ایک محاورہ ہے فقہ میں بہت کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ کفو سے مراد یہ ہے کہ جس قسم کی کسی کی حالت ہو ویسا ہی تلاش کیا جائے اور کفو کا مضمون نہ سمجھنے کے نتیجے میں بعض دفعہ بہت سی غلطیاں ہو جاتی ہیں جب کہا جاتا ہے کہ دین کو فضیلت دو تو یہ مراد نہیں ہے کہ ایک شخص بے دین ہو اس کے لئے دین دار لڑکی لے آؤ۔ کیونکہ جو خود بے دین ہے اس کے لئے دین دار لڑکی لانا دوسری طرف سے دیکھا جائے تو غلط مضمون بن جاتا ہے اگر لڑکی کے رُخ پہ جا کے دیکھیں گے آپ۔ تو یہ نتیجہ نکلا کہ ایک دین دار لڑکی کے لئے بے دین آدمی لایا گیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی نصیحت کا بالکل اُلٹ نتیجہ نکلا اس لئے جہاں دو رُخ ہوں وہاں کفو کے بغیر مضمون صحیح بنتا ہی نہیں ہے۔ کفو کا مطلب ہے، جب دو فریق ہیں تو ان کے درمیان عدل پیدا کرو ان کے درمیان توازن کو قائم کرو اگر کوئی دین دار ہے تو جتنا دین دار وہ ہے ویسا ہی دین دار ساتھی تلاش کرو۔ کچھ فرق تو مناسب بھی رہتا ہے اور وہ مشکل کا موجب نہیں بنتا لیکن جو نمایاں فرق ہیں وہ بڑی مشکل ڈال دیتے ہیں چنانچہ بہت سے ایسے گھرانے بالآخر برباد ہوئے اور ٹوٹے جن میں خاوند بے دین تھا اور بیوی بہت دین دار تھی یا بیوی بے دین تھی اور خاوند بہت دیندار تھا الاّ ما شاء اللہ یہ گھرانے قائم نہیں رہا کرتے ان کی اولادیں بھی پھر تباہ ہوتی ہیں۔ اگر بیوی بے دین ہے تو وہ اولاد کو اپنی طرف گھسیٹتی ہے اور اولاد کے معاملے میں ہمیشہ ادنیٰ صفات غالب آتی ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے نیکی کے تتبع میں اولاد کمزوری دکھا جاتی ہے مگر بدی کو اخذ کرنے میں بہت تیزی دکھاتی ہے اس لئے ہمیشہ نتیجہ یہ نکلتا ہے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ فضل فرمائے اور اس کا بھی طریقہ بیان فرما دیا ہے قرآن کریم نے کہ کیسے وہ فضل نازل ہو سکتا ہے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ فضل فرمائے، اگر ماں اور باپ میں ایک میں بدی پائی جاتی ہے اور دوسری میں وہ بدی نہیں پائی جاتی تو اولاد عموماً بدی والے حصے کو اخذ کرے گی۔ اگر ماں بے پردہ ہے اور باپ دین دار ہونے کی وجہ سے پردے کا خواہاں ہے تو اولاد بے پردہ ہو گی۔ اگر ماں باپردہ ہو اور خاوند آزاد ہو تب بھی اولاد بے پردہ ہو گی۔ اس لئے کفو کو ایک بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ گھر ملو زندگی کو جنت بنانے کے لئے دونوں طرف کے مزاج کو، ان کی عادات کو، ان کی دینی حالتوں کو توازن کے ساتھ برابر کرنا چاہئیے اور جتنا جتنا یہ توازن برقرار ہو گا اتنا ہی زیادہ عمدگی کے ساتھ عائلی زندگی بسر ہو گی۔

اسی طرح بہت سی شکایات جو میرے علم میں آتی ہیں ان میں ایک بنیادی وجہ قرآن کریم کے ارشاد

قولِ سدید کو

نظر انداز کرنا ہوتا ہے۔ قرآن کریم جب فرماتا ہے قولِ سدید اختیار کرو خصوصاً بیاہ شادی کے معاملے میں کیونکہ نکاح کے موقعہ پہ یہ آیت تلاوت کی جاتی ہے تو اس میں خاص حکمت ہے یہ نہیں فرمایا سچ بولو۔ سچ بولنا اور قولِ سدید میں بعض مقامات پر اتفاقات ہیں بعض جگہ یہ دونوں الگ الگ مضمون بیان کرتے ہیں۔ عام طور پر ایک آدمی جب اپنی لڑکی کے متعلق بتاتا ہے کہ میری لڑکی میں یہ تعلیم ہے فلاں فلاں خوبیاں ہیں تو یہ سچائی ہے اگر وہ سچی واقعتاً باتیں ہیں جس کو ہم کہہ سکتے ہیں اس نے سچ بولا۔ لیکن اگر وہ خدانخواستہ مرگی کی مریضہ ہو یا اس کے اندر کوئی اور اندرونی ایسا نقص پایا جاتا ہو مثلاً وہ بچہ نہیں پیدا کر سکتی تو اس کو چھپانا بظاہر سچائی کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس نے نہیں کہا کہ اس میں وہ نقص نہیں پایا جاتا۔ لیکن قولِ سدید کے خلاف ہے۔ جب کہا جاتا ہے قُولُوا قَوْلاً سَدِیْداً تو مراد یہ ہے کہ معاملہ صاف رکھو اور معاملے میں کوئی کجی نہ آنے دو۔ جو باتیں کرو ان میں صاف گوئی پائی جاتی ہو۔ یعنی اگر نقص ہیں تو وہ بھی بیان کرو اور بتا دو کہ یہ کمزوریاں ہمارے اندر پائی جاتی ہیں۔ قولِ سدید کے نہ ہونے کے نتیجے میں بھی ہمارے معاشرے میں بہت ساری خرابیاں پائی جاتی ہیں اور بہت سے گھر اسی وجہ سے ٹوٹتے ہیں اور قولِ سدید کا نہ ہونا یہ اتنا ایک وسیع عمل ہے جو ہر حصے پر اثر انداز ہوتا ہے یعنی بعض لڑکے والے آ کے جھوٹی باتیں بتاتے ہیں وہ تو خیر جھوٹ میں چلا جائے گا لیکن بعض خامیوں پہ پردے ڈالتے ہیں اس لڑکی کے۔ بعض بد عادتیں اس لڑکے کو ہوتی ہیں جس کے متعلق وہ لڑکی والوں کو نہیں مطلع کرتے۔ اگر یہ بتایا ہے کہ فلاں جگہ وہ ملازم ہے تو مثلاً یہ نہیں بتایا کہ اتنا مقروض بھی ہے اگر یہ بتایا کہ ہماری اتنی جائیداد ہے تو یہ نہیں بتایا کہ اتنی جائیداد رہن بھی ہوئی ہوئی ہے اور اتنی جائیداد جھگڑے والی ہے اور اتنے جائیداد کے وارث بھی ہیں تو

بعض باتوں کا مخفی رکھنا

یہ قولِ سدید کے خلاف ہے۔ ایک بچی کے متعلق مثلاً مجھے پتہ ہے اس کی بڑی دردناک حالت ہے اس کے میاں کو مرگی کا شدید دورہ پڑتا ہے اتنا کہ اگر اس لڑکی کے والدین کو پتہ ہوتا تو آنکھیں کھول کے وہ شادی نہ کرتے۔ لیکن اس بات کو مخفی رکھا گیا وہ شادی چل رہی ہے لیکن بڑی تکلیف کی حالت میں ہے تو ایک دو جگہ نہیں ہزارہا مثالیں آپ کو ہمارے

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ
کراچی میں
معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیے!
فون نمبر: ۶۱۸۷۹
الرؤف جیولرز
۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی

معاشرے کی دُکھوں کی ایسی ملیں گی جہاں قولِ سدید کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

پھر رومان کا جو تصور ہمارے ہاں پایا جاتا ہے اُس کو اگر ہم زیادہ اور وسعت دے دیں تو لڑکی بھی اور لڑکا بھی اپنی عائلی زندگی کے متعلق فرضی جنتیں بنا کر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور لڑکی یہ سمجھ رہی ہوتی ہے کہ جب میری شادی ہوگی تو سوائے لطف کے اور اعلیٰ نعمتوں کے اور عیش و عشرت کے کوئی بھی اور مصیبت مجھ پر نہیں پڑنے والی حالانکہ امرِ واقعہ یہ ہے کہ باقی باتیں تو دُور کی ہیں جس خاوند سے وہ عجیب و غریب توقعات لے کر جاتی ہے اس خاوند کے بہت سے نقص ہیں جو طبعاً اور فطرتاً ہر شخص میں ہوتے ہیں مگر الگ الگ ہوتے ہیں۔ بد عادتوں کے نقص بھی ہوتے ہیں اس کو اُن کے ساتھ بھی گزارہ کرنا پڑے گا۔ بعض نقص ہیں جن کی اصلاح کی جا سکتی ہے بعض کی اصلاح کی نہیں جا سکتی۔ ایسے بھی نقص ہوتے ہیں اسی طرح لڑکی میں بھی کمزوریاں پائی جاتی ہیں اس کے اندر بھی بعض خصائل کے نقص پائے جاتے ہیں بعض ایسے نقص ہیں جو اس کی فطرتِ ثانیہ بن چکے ہوتے ہیں۔ جو دُور ہی نہیں کئے جا سکتے۔ اُن کے ساتھ بھی انسان کو رہنا پڑتا ہے۔

پھر رشتے داروں کی ذمہ داریاں ہیں خاوند کے اپنے رحمی تعلقات ہیں جن کے حقوق ہیں اُس کے اوپر وہ ادا کرنے ہیں اب جس بیوی نے ایک جنت بنائی ہوئی ہے فرضی کہ میں جاؤں گی تو میرے خاوند کو مثلاً چار ہزار ملتا ہے وہ سارا میرے ہاتھ میں آیا کرے گا اور میں اس طرح اس کو خرچ کروں گی۔ جب وہ دیکھتی ہے کہ بیوہ ماں پر بھی اس کو خرچ کرنا پڑتا ہے اپنے یتیم بھانجے اور بھانجیاں بھی پالنے پڑتے ہیں تو شدید ردِّ عمل اس کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔

حقیقت کی دُنیا میں

نہیں اُترتے لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ تصور کی دُنیا ایک اور چیز ہے تصورات کی دُنیا ایک اور چیز ہے حقیقت میں انسان کو تلخیوں کے ساتھ بھی گزارہ کرنے کی اہلیت پیدا کرنی چاہیئے۔ اس لئے وہاں جا کر پھر لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں مرد بھی اسی طرح اپنی بیویوں کے متعلق بعض ایسے تصورات باندھے ہوئے ہوتے ہیں کہ جب وہ شادی ہوتی ہے ان کو ٹھوکریں لگتی ہیں۔ تو قرآن کریم نے جو تین بنیادی باتیں بیان فرمائی ہیں ان کو مد نظر رکھتے ہوئے جن کا خلاصہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے لفظ دین میں بیان فرمایا ہے۔ اگر ہم شادیاں کریں اور ان چیزوں کو فروغ دیں اور بار بار اپنے معاشرے میں یہ بات سمجھائیں کہ یہ وہ ایسے اعلیٰ مقاصد ہیں شادی کے کہ جن کے نتیجے میں جیسا کہ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے خدا وعدہ کرتا ہے تم سے کہ دُنیا میں اس عارضی مقام میں بھی تمہیں جنت عطا ہوگی اور آئندہ دائمی مقامات میں بھی جنت عطا ہوگی۔ اور پھر ایک ایسی اولاد کو پیچھے چھوڑ کے جاؤ گے جو متقی ہوگی۔ اور متقیوں کا اِمَامًا کی تمہاری تمنا پوری ہو جائے گی۔ مگر افسوس ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ان سارے امور کو بالعموم نظر انداز کر دیا جاتا ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اسلامی معاشرے کی ایک روح ہے اور وہ روح ہے خاندانوں کا

رحمی رشتوں پر قیام

اور رحمی رشتوں کو اہمیت دینا خاندان کا جو تانا بانا بُنا جاتا ہے اس میں کوئی بھی کوئی مرکزی محرک پایا جاتا ہے ہر سوسائٹی کا الگ الگ محرک ہوتا ہے قرآن کریم وہ محرک یہ بیان فرما رہا ہے کہ تم نے رحمی رشتوں کو فروغ دینا ہے اور ان تعلقات کو آگے بڑھانا ہے اور مغربی دُنیا میں اس کے برعکس قطع رحمی بنیادی اصول دکھائی دیتی ہے تمام مغربی معاشرے میں آپ کو قطع رحمی کا رجحان نظر آئے گا اتنا بڑھ جاتا ہے یہ رجحان کہ بیٹے کے ماں سے تعلقات نہیں رہتے بیٹی کے باپ سے تعلقات نہیں رہتے اور یہ بڈھے کثرت کے ساتھ جو آپ کو اکیلے تنہا زندگی بسر کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں جو قومی خیرات پر پل رہے ہوتے ہیں یہ قطع رحمی کا نتیجہ ہے ترس جاتے ہیں بعض لوگ پاگل ہو جاتے ہیں بعض خودکشیاں کر بیٹھتے ہیں صرف اس وجہ سے کہ خاندان والے اُن کے اپنے بیٹیاں بیٹے بہو بیٹیں ان کو ایک بوجھ سمجھنے لگتے ہیں وہ سمجھتے ہیں معاشرہ نے معاملے آپ ہی ہمارا کیا ہے ہم تو اپنے عیش و عشرت میں وقت گزاریں گے اور بوجھ اُٹھانے کے لئے تیار نہیں تو قرآن کریم نے صلہ رحمی کو جو بنیاد بنایا مغربی معاشرے میں بالکل اس کے برعکس قطع رحمی پر اپنے معاشرے کی بنیاد ڈالی ہے۔ اس لئے اس حصّے کو نظر انداز کرنے سے بھی بہت سی خرابیاں ہمارے ہاں پیدا ہوں گی اور بہت سی خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں اگر صلہ رحمی کو ہم نے قائم نہ کیا تو بالآخر مغربی معاشرے کا لازماً تانا ٹوٹ جائے گا۔ یہ صلہ رحمی کا نتیجہ ہے کہ بہت سی بد خلقیوں سے ہم بچے رہتے ہیں یہ اندرونی مضبوط خاندانی نظام کا فیض ہے کہ ہم بہت سی خرابیوں سے باز رہتے ہیں اور صرف ایک لذّت کی پیروی کرنے کی بجائے متفرق کئی قسم کی لذّتیں ہیں جو ہماری زندگی میں حاصل ہوتی رہتی ہیں۔ ایک دفعہ جرمنی میں ایک عورت نے جو اسلامی معاشرے کو بڑی نفرت کی نظر سے دیکھتی تھی بڑی شدت سے مجھ سے یہ سوال کیا کہ آپ کے ہاں جو معاشرہ قائم ہے اس میں کیا لذّت رہ جاتی ہے قیدیں، پابندیاں اور ہر لذّت یابی سے محرومی یہ بھی کوئی معاشرہ ہے اس کے جواب میں میں نے اس کو اس طرف متوجہ کیا۔ میں نے کہا ہمارا معاشرہ

صلہ رحمی پر قائم ہے

جس کے نتیجے میں صرف ایک لذّت ہمیں نہیں ملتی بلکہ متفرق لذّتیں نصیب ہوتی ہیں تمہیں اپنی تسکینِ خاطر کے لئے اب جنس کے سوا کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ اور جنسی پیروی تمہاری اتنی آگے بڑھ چکی ہے جنسی خواہشات کی پیروی اتنی آگے بڑھ چکی ہے کہ اب کوئی تمیز تمہاری باقی نہیں رہی۔ بڑے نہیں تو چھوٹوں پہ یہ ظلم کرکے تم اپنی اس جنسی تمنا کو پورا کرنے لگے ہو۔ اور وہ ساری حدیں پھلانگ چکے ہو جو انسانیت اور بہیمیت کو الگ کرتی ہیں ایک دوسرے سے اور وہاں بھی تمہیں تسکین نہیں مل رہی کس معاشرے کی طرف تم ہمیں بلا رہی ہو۔ میں نے کہا اسلامی معاشرے میں صرف جنسی لذّت نہیں ہے ماں اور بیٹے کی محبت کی بھی ایک لذّت ہے اس کو وہ تقویت بھی دیتا ہے اس کی حفاظت کرتا ہے بہن اور بھائی کی محبت میں بھی ایک لذّت ہے اسلامی معاشرہ اس کو تقویت بھی دیتا ہے اس کی حفاظت بھی کرتا ہے بیٹی اور باپ کے تعلق میں بھی ایک پیار پایا جاتا ہے۔ ایک لذّت پائی جاتی ہے اور اس کا بھی اسلامی معاشرہ نگران ہے اور ان قدروں کو وہ آگے بڑھاتا ہے پھر ایک دوسرے کے رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات کے قیام کو فروغ دیتا ہے۔ بیٹی جب بیاہی جاتی ہے تو پھر ایک ماں نہیں رہتی اس کی ارحام ہو جاتے ہیں کئی قسم کے رحمی رشتے اس میں زائد ہو جاتے ہیں اور خاوند کی ماں اور خاوند کا باپ خاوند کی بہنیں، خاوند کے دیگر عزیز جو اس کی ماں کے رحم کے نتیجے میں رشتے اس کو ملے ہیں وہ سارے اس کے رشتہ دار بن جاتے ہیں۔ اسی طرح خاوند کے ساتھ بھی معاملہ ہوتا ہے۔ تو اس

خاندانی نظام کو

جس کی بنا صلہ رحمی پر ہے اس کو تقویت دینے کے نتیجے میں انسان بھوکا نہیں رہتا لذّت کا اور جب وہ تنہائی محسوس کرے تو پھر پاگل نہیں ہوتا۔ چونکہ مغربی معاشرے میں ایک ہی لذّت یابی کا تصور باقی رہ گیا ہے وہ اگر وہ پورا نہ ہو تو پھر دوسرے اور کوئی ذریعے نہیں ہیں اُس کو تسکین قلب کے لئے چنانچہ ایسی سوسائٹی میں پھر لوگ پاگل ہونے لگ جاتے ہیں یہ جتنے جنسی مریض ہیں یہ پاگل پن ہے جو اس معاشرے کا خود پیدا کردہ ہے جس شاخ پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ اس کو کاٹ چکے ہیں خود ہی۔ اب ان کے لئے ہلاکت سوا کچھ بھی باقی نہیں۔ اس لئے قرآن کریم نے صلہ رحمی پر زور دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے تو اس کثرت سے یہ مضمون بیان فرمایا ہے کہ اگر تمام ارشادات کو اکٹھا کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بنتی ہے اس لئے جماعت کو بھی صلہ رحمی پر زور دینا چاہیئے۔ اور صلہ رحمی میں جہاں تک اپنے ماں باپ کا تعلق ہے اس میں تو زیادہ سکھانے کی ضرورت نہیں اِلّا ما شاء اللہ عموماً یہ حقوق ادا کرتے ہی ہیں نسلاً بعد نسلٍ ہمیں ماں باپ بہن بھائی کی محبت ورثے میں ملی ہے اور اس لحاظ سے ہمارا معاشرہ خدا کے فضل سے مضبوط ہے۔ ابتلاء آتا ہے نئے رشتوں کے موقعے پر تبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے نکاح کے موقعہ پر تلاوت کے لئے جو آیات اکٹھی کیں ان میں یہ آیت داخل فرمائی وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ کہ دیکھو اپنے تمہارے رحمی

رشتے جو ہیں ان کے سلسلے میں تو تم ہو ہی واقف لیکن اب تم ایک ایسے تعلق میں باندھے جا رہے ہو جہاں دوسرے کے رحم کا بھی خیال کرنا پڑے گا دوسرے کے رحمی رشتوں کو بھی اپنا سمجھنا پڑے گا اس کا فقدان ہے جس کے نتیجے میں ہمارا معاشرہ بہت سے دکھوں میں مبتلا ہے لڑکی جب جاتی ہے اپنے سسرال میں تو بعض سسرال ایسے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ لڑکی کے اپنے ماں باپ بھائی بہن وغیرہ وہ سب اب اس کے لئے گویا پرائے ہو چکے ہیں اور اتنا پرایا ہو چکے ہیں کہ اس کو ملنے آئیں تو ان کو تکلیف ہوتی ہے وہ ملنے جائے تو ان کو تکلیف ہوتی ہے ان کے طعنے دیئے جاتے ہیں ان کے نقائص اس کے سامنے بیان کئے جاتے ہیں اور ہر طرح سے ان رشتوں کو اذیت کا موجب بنا دیا جاتا ہے اس کے برعکس بھی شکل نظر آتی ہے کہ بعض عورتیں اپنے خاوندوں کو کاٹتی ہیں اپنی بہنوں سے ماؤں سے اپنے دوسرے عزیزوں سے۔ وہ ہنس کے بات کر لیں تو ان کو تکلیف ہوتی ہے۔ وہ ان کی ذمہ داریاں ادا کرے تو ان کو تکلیف پہنچتی ہے گھر میں کوئی مہمان آجائے تو آگ لگ جاتی ہے۔ اور عجیب حالت نظر آتی ہے بعض گھروں میں میں نے دیکھا ہے کہ اپنے رشتے دار جب بیوی کے آتے ہیں تو رونق آجاتی ہے گھر میں دوڑتی پھرتی ہے خدمتیں ہو رہی ہیں خوب لذتیں حاصل کی جا رہی ہیں ہر طرح کی مجلسیں لگتی ہیں اور خاوند کی بہن آجائے یا اس کی ماں آجائے تو یوں لگتا ہے جس طرح موت کی خبر آگئی ہے اور پھر وہ بدسلوکی کے سو طریقے اختیار کرتی ہے عورت جہاں تسکین کا سامان بنتی ہے وہاں عدم تسکین کا بھی اتنا ہی سامان بن سکتی ہے جس شخص میں تسکین پہنچانے کا مادہ خدا تعالیٰ نے رکھا ہوا ہو وہ تسکین چھیننے کا مادہ بھی اس میں اتنا ہی پایا جاتا ہے۔ اس لئے عورت اور مرد میں عورت جیسی تسکین نہیں پہنچا سکتا مرد اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ لیکن جب تسکین چھیننا چاہے تو مرد کے مقابل پر عورت کو بہت زیادہ طریقے معلوم ہیں کس طرح تسکین چھین لی جاتی ہے تسکین کی آماجگاہ کی بجائے گھر کو بے چینی کی آماجگاہ بنا دیتی ہے۔ اور عذاب بن جاتی ہے۔ خاوند توبہ کرتا ہے کہ خدا کرے یہ کوئی رشتہ دار نہ آئے یہاں پر کبھی۔ عذاب الٰہی کی طرح اپنے اس کے رشتہ دار اس کے گھر پہ نازل ہونے لگتے ہیں تو یہ سارا بنیادی تصور قرآن کریم کے بعض احکامات کو نظر انداز کرنے کے نتیجے میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے جو آیات چنیں سب سے پہلی یہ آیت ہے

جو نکاح کے موقعہ پر پڑھی جاتی ہے

واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبًا یہاں تک فرمایا کہ اگر تم رحمی رشتوں کو نظر انداز کرو گے تو خدا تم پر نگران ہے وہ تمہیں ضرور پکڑے گا۔ اس لئے ان تمام امور میں ہمیں لازمًا قرآن کی پناہ میں واپس جانا پڑے گا۔ ہمارا معاشرہ جہاں جہاں قرآن کی حدود پھلانگ کے باہر نکل چکا ہے اس کو تسکین مل ہی نہیں سکتی جب تک وہ واپس نہ آجائے۔ اور یہ خیال کہ ہمارا گھر ہے کوئی ہمیں اپنے گھر کے اندر کیوں کچھ کہتا ہے یا ہم اپنے گھر میں آزاد ہیں جو چاہیں کریں یہ غلط خیال ہے قرآن کریم اس تصور کو رد کر رہا ہے قرآن کریم ملکیت صرف خدا تعالیٰ کی بتاتا ہے وللہ الامر صرف اللہ کا حکم ہے اور ہمارے پاس ہر چیز امانت ہے عارضی طور پر ہے یہ خیال ہی غلط ہے کہ ہم آزاد ہیں اپنے اپنے گھروں میں جو چاہیں کرتے پھریں ہم ہرگز آزاد نہیں ہیں یعنی ہم انسان کو جواب دہ نہیں خدا کو ضرور جواب دہ ہیں اس لئے خاوند اگر اپنی بیوی کے حقوق ادا نہیں کرتا تو وہ جواب دہ ہے بیوی اگر خاوند کے حقوق ادا نہیں کرتی تو وہ جواب دہ ہے اور ان اللہ کان علیکم رقیبًا کی آیت عنوان بن گئی ہے اس جواب دہی کا۔ ہر وقت یہ نگرانی ہو رہی ہے ہر وقت یہ جواب دہی ہو رہی ہے اگر باپ اپنے بچوں کے حقوق ادا نہیں کر رہا یا ان سے بدتمیزی کرتا ہے سختی کرتا ہے ظلم کرتا ہے یہ سمجھتا ہے کہ میری اولاد ہے جو چاہوں میں کروں وہ بھی جواب دہ ہے اور جو باپ کھلی ڈوریاں چھوڑ دیتا ہے کہ جی یہ زمانہ ہی نہیں ہے اولاد پر سختیوں کا اولاد آزاد ہے جو چاہے کرتی پھرے اس کو میں کیوں نیکی کی تعلیم دوں اس لئے اپنی قبر میں پڑنا ہے میں نے اپنی قبر میں پڑنا ہے تو اس حد تک بات پہنچ دیتا ہے وہ بھی جواب دہ ہے اپنی سختیوں کے بھی ہم خدا کے سامنے جواب دہ ہیں اپنی نرمیوں کے بھی جواب دہ ہیں اور لازمًا ہمیں وہ توازن پیدا کرنا پڑے گا جو توازن قرآن اور سنت ہم سے چاہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا

كلكم راعٍ وكلكم مسئولٌ عن رعيته

کہ دیکھو ہر ایک تم میں سے چرواہا ہے یہ خیال مت کرو کہ تم مالک ہو بھیڑوں کے تم چرواہے ہو اور چرواہا ایک ایک بھیڑ کا حساب دیتا ہے مالک کو گھر جا کے اس کو ثابت کرنا پڑتا ہے کہ فلاں بھیڑ اگر ضائع ہوئی تو اس وجہ سے ضائع ہوئی اس کا قصور نہیں ہے اور پھر اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تفصیل بیان فرماتے ہیں کس طرح تم راعی بنتے ہو کہتے ہیں گھر کا مالک تو ہے وہ بھی راعی ہے اپنی بیوی اور بچوں کے لحاظ سے وہ خدا کے حضور جواب دہ ہوگا اور بیوی بھی جواب دہ ہوگی اور پھر سارا کا سارا انسانی نظام اپنے اپنے دائرہ کار میں اس حدیث کی رو سے

جواب دہ بن جاتا ہے

پس معاشرے کی اصلاح بہت ہی ضروری ہے لیکن وہ بھی ہوگی جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا گھروں کی اصلاح سے۔ اور گھروں کی اصلاح میں جواب دہی کا تصور ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

انسان خدا کے نام پر ایک نصیحت کرتا ہے اور بعض دفعہ ایک سے زیادہ دفعہ بھی نصیحت کرتا ہے لیکن مستقل طور پر وہ ساتھ رہ سکتا ہے ہر گھر میں نہ نصیحت کو قبول کرنے والے سارے ایک ہی طرح کے انسان ہوتے ہیں پھر وقتی جوش آتا ہے بعض دفعہ معاشرہ کی اصلاح پر دو خطبات ہوئے تو ایک تھوڑی سی تبدیلیاں پیدا ہونے کے آثار ظاہر ہوئے اور پھر وہ بھول گئے پھر اور باتیں شروع ہو گئیں۔ لیکن اگر یہ مضمون پیش نظر رہے کہ ان اللہ کان علیکم رقیبًا ایک ایسی ذات بھی ہے جو ہر گھر پہ نگران ہے ہر ذات میں ہے ہر شخص کی رگ جان سے زیادہ قریب ہے۔ اور وہ نگران ہے اس بات پر کہ تم اپنے ارحام کے حقوق ادا کر رہے ہو کہ نہیں جن مقاصد کے لئے شادی بیاہ کا نظام جاری کیا گیا ہے ان مقاصد کو پورا کر رہے ہو کہ نہیں کر رہے تو پھر ساری کیفیت بدل جاتی ہے پھر ہر سلوک اور عدم سلوک کے نتیجے میں انسان اپنے آپ کو ایک بالا ہستی کے حضور جواب دہ پاتا ہے اور اس ذمہ داری کے احساس سے اس کو بڑی فکر پیدا ہو جاتی ہے۔ پس جب تک خدا کو حاضر ناظر جان کر ہم اپنے معاشرے کی اصلاح کی کوشش نہیں کریں گے یہ اس معاشرے کی اصلاح نہیں ہو سکتی کئی لوگ یہ کہتے ہیں کہ جی آپ بہت ہی زیادہ بھیانک تصویر کھینچ رہے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ شائد میری ان باتوں سے غیر یہ فائدہ اٹھائے اور وہ یہ [illegible] نعوذ باللہ من ذالک احمدی خاندانوں کا یہ حال ہے جو میں یہ بھیانک نقشہ کھینچتا ہوں اور گویا فرق کوئی نہیں ہرگز یہ بات نہیں ہے میں جانتا ہوں کہ احمدی معاشرے کا غیر احمدی معاشرے سے اسلامی معاشرے کا غیر اسلامی معاشرے سے

ایک بڑا نمایاں فرق ہے

لیکن موجودہ صورت میں جتنی معاشرتی خرابیاں ہمارے اندر پائی جاتی ہیں ہماری جماعت کے مقام اور مرتبے کے لحاظ سے ہرگز قابل برداشت نہیں ہیں کسی قیمت پر بھی ہم ان کو ساتھ لے کر آگے نہیں بڑھ سکتے۔ [illegible] کی نسلوں کو تباہ کرنے کے بیج بو دیئے گئے ہیں ان خرابیوں میں۔ آئندہ نسلوں کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کرنے اور قتل کرنے کے سامان پیدا کر دیئے گئے ہیں پھر میں کس طرح اس خوف سے کہ دشمن نہ ہنسے ان باتوں کو چھپا کے بیٹھ جاؤں میں بھی تو جواب دہ ہوں اور آپ سب سے بڑھ کر اس لحاظ سے جواب دہ ہوں کہ ایک خاندان کی نہیں ساری جماعت کی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے میرے اوپر ڈالی ہے اور تمام جماعت کے حالات کے بارے میں پوچھا جاؤں گا اس لئے

کیسے میں ان باتوں کو چھپا سکتا ہوں میرا فرض ہے اور میں لازماً جب تک خدا مجھے توفیق دے گا اس فرض کو پورا کرتا رہوں گا پورا کرتا رہوں گا کہ ہمارا معاشرہ دن بدن پہلے سے بہتر حالات میں داخل ہوتا چلا جائے حُسن ہی اس میں نہ پیدا ہو بلکہ ہر آن بڑھنے والا اس میں حُسن پیدا ہو تا کہ غیر جب اس معاشرے کو دیکھیں تو بے اختیار اُن کے دل سے یہ آواز نکلے کہ ؎

جب کبھی دیکھا ہے تجھے عالم نو دیکھا ہے
مرحلہ طے نہ ہوا تیری شناسائی کا

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا :—

آج تین خواتین کی نماز ہائے جنازہ غائب پڑھی جائیں گی جمعہ اور عصر کی نماز جمع ہوگی اور اس کے بعد یہ نماز جنازہ ہوں گی۔

مکرمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی محمد رشید صاحب مرحوم وکیل المال اور محترم اعجاز المجیب صاحب راشد کی خوشدامنہ صاحبہ تھیں لوائے احمدیت کے لئے سوت کات کر دھاگا بنانے کی سعادت بھی اُن کو نصیب ہوئی خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کے چاروں بیٹے واقفِ زندگی ہیں اور تین بیٹیاں واقفین زندگی سے بیاہی ہوئی ہیں اتنے بچوں کا واقفِ زندگی ہونا یا واقفِ زندگیوں سے بیاہا جانا بہت بڑا اللہ کا فضل ہے اور اس ماں کو خدا کا یہ فضل نصیب تھا۔

مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ لاہور یہ عبد الوحید خاں صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر لاہور کے مخلص احمدی ہیں اور اُن کی والدہ تھیں اور مکرم محترم چوہدری عبد الحمید صاحب جنرل منیجر واپڈا لاہور کی ہمشیرہ تھیں۔ مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد دین صاحب مرحوم تہاڑی مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب مرحوم ناظر دیوان کی ہمشیرہ تھیں اور مکرم ودود احمد صاحب ہمارے ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کے بھائی سلسلے کے بڑے اچھے کارکن یہاں کے ہیں ان کی خوشدامنہ تھیں ان کی بھی تہاڑی میں وفات ہوگئی ہے آج ہی اطلاع ملی ہے تو عصر کے بعد انشاء اللہ ان کی نماز جنازہ غائب ہوگی ۔

درخواست ہائے دُعا

● — مکرم قریشی محمد عبید اللہ صاحب بنگلور عرصہ دو سال سے مالی پریشانی میں مبتلا ہیں۔ مالی تنگی سے نجات اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● — عزیز میر عبد السبحان ظہیر - میر محی الدین ذاکر، عزیزہ انیس فاطمہ الماس اور مکرم عبد العلیم صاحب زعیم انصار اللہ شموگہ کی دختر نے امسال S.S.L.C کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ میر عبد السبحان ظہیر نے مختلف مدات میں مبلغ ۵/۲ روپے ادا کرتے ہوئے آئندہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے ● — مکرمہ مریم بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں مبارک احمد صاحب راج باغ سرینگر مبلغ ایک سَو روپے صدقہ ادا کرتے ہوئے اپنے بچوں، میاں اور اپنی صحت و سلامتی کے لئے ● — مکرمہ امۃ الحی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سری نگر مبلغ بیس روپے صدقہ ادا کرتے ہوئے اپنے بچوں عزیزہ فوزیہ جبران [illegible] اور عزیز عبد الحمید مرجان کی امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ● — مکرم سید شاہد احمد صاحب موتی ہاری [illegible] عبد الجبار صاحب صدر جماعت موتی ہاری عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ کمزوری بہت ہوگئی مرض کی کا علاج ... صحت یابی کے لئے نیز ان کی چھوٹی ہمشیرہ [illegible] مناسب رشتہ ملنے کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ولادتیں

(۱) — اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے چھوٹے بھائی برادرم محمود احمد صاحب آف آسنور کو لڑکی کے بعد لڑکے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نومولود کا نام "منصور المنعم" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب آسنور کا پوتا اور مکرم محمد جعفر بیگ صاحب آسنور کا نواسہ ہے۔

(۲) — مکرم عبد الغنی صاحب ملک آسنور کو اللہ تعالیٰ نے ۱۰ مارچ کو چار لڑکوں کے بعد لڑکی سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام "عطیۃ العلیم" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم عبد الخالق صاحب ملک مرحوم کی پوتی اور مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب آسنور کی نواسی ہے اس خوشی میں مبلغ ۵/- روپے مختلف مدات میں ادا کرتے ہوئے احباب جماعت سے ہر دو نومولودین کی صحت و سلامتی نیک صالح و خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار - ملک محمد مقبول ثاقب مبلغ سلسلہ بھاگلپور

وفات حسرت آیات محترم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مرحوم سابق مبلغ بلاد عربیہ کلکتہ

افسوس محترم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۸۶ء کو کلکتہ میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

مرحوم کے بیٹے مکرم محمد شمیم صاحب اور داماد مکرم سید بشیر عالم صاحب مرحوم کا تابوت لے کر مورخہ ۲ اپریل ۱۹۸۶ء کو قادیان پہنچے۔ اسی روز بعد نماز عصر احاطہ لنگر خانہ میں کثیر احباب کی موجودگی میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد قبر تیار ہونے پر اجتماعی دُعا کرائی۔

مرحوم نہایت جید عالم اور کامیاب مناظر تھے۔ یادگیر کا مشہور مناظرہ آپ کی ایک علمی یادگار ہے۔ ہندوستان میں مختلف جگہوں پر اور بیرون فلسطین میں بھی آپ کو تبلیغ کا فریضہ سرانجام دینے کی سعادت ملی۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۳۳ء کے جلسہ سالانہ میں تقریر "تفسیر القرآن" میں مبلغین کرام کی خدمات کا تذکرہ فرماتے ہوئے مولانا محمد سلیم صاحب مرحوم کے متعلق فرمایا تھا۔

"نئے مبلغ جو پیدا ہو رہے ہیں ان میں بھی اچھے نوجوان نکل رہے ہیں۔ مولوی محمد سلیم صاحب ایک اچھے مبلغ ہیں۔"

(الفضل مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۴۴ء)

مرحوم کافی عرصہ سے ذیابیطس کے مریض اور کمزور چلے آرہے تھے اس کے باوجود وفات سے کچھ عرصہ قبل بھی بنگال کی بعض جماعتوں میں تبلیغ کی غرض سے تشریف لے گئے اور احباب جماعت کیرنگ کی دعوت پر وہاں کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی تیاری فرما رہے تھے کہ آخری بلاوا آگیا اور حرکت قلب بند ہونے سے وفات پاگئے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل دے اور آپ کے نیک نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ ادارہ بدر اس خبر کے تاخیر سے شائع کئے جانے پر معذرت خواہ ہے۔　　(ادارہ بدر)

دُعائے مغفرت

ہمارے ماموں جان مکرم محمد معین الدین صاحب دربھنگہ کی طبیعت دو ماہ سے صحت خراب تھی دربھنگہ سے اپنے بڑے لڑکے مکرم شمیم احمد کے ساتھ علاج کے لئے ۲۲ اپریل کی صبح پٹنہ گئے تھے۔ مگر افسوس کہ تھوڑی ہی دیر کے بعد تقدیر الٰہی غالب آئی اور ہسپتال میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔

پٹنہ سے اُسی روز اُن کی نعش کو ٹیکسی (TAXI) سے مونگیر ہوتے ہوئے غازی پور خانپور ملکی لے گئے۔ جہاں ۲۳ اپریل کو صبح ۹ بجے تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو لڑکیاں اور ایک لڑکا یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم غازی پور ہی کے رہنے والے تھے۔

احباب جماعت دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار - سید بشیر احمد سیکرٹری سوانح تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی بہار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجالس عرفان

محترمہ صفیہ تیا غازی صاحبہ لندن

ذیل میں مورخہ ۱۵ فروری اور ۲۱ و ۲۲ مارچ ۸۶ء کی مجالس عرفان میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے گئے بعض سوالوں کے جواب ہدیہ قارئین کئے جا رہے ہیں۔

(قائم مقام مدیر)

س: صلح حدیبیہ کے باوجود مسلمانوں نے مکہ پر حملہ کیوں کیا تھا؟

ج: فرمایا اس حقیقت سے قطع نظر کہ کفار مکہ کی طرف سے صلح حدیبیہ کے معاہدے کی خلاف ورزی ہونے کی صورت میں مکہ پر حملہ کیا گیا تھا ہم اس بنیادی حقیقت کو فراموش کر سکتے ہیں کہ ابتداء میں مکہ والوں نے مسلمانوں کو زبردستی ان کے گھروں سے نکال دیا تھا ان کو طرح طرح کی تکالیف دی گئیں حتیٰ کہ ان کی جائیدادیں ضبط کر کے ان کو مکہ سے نکال دیا گیا اور یہ پوری کارروائی یکطرفہ کی گئی مسلمانوں کا اس میں کوئی قصور نہ تھا کیا ایسے لوگوں کا اصولی طور پر حق نہیں بنتا کہ وہ اپنے گھروں میں بسنے کی کوشش کریں۔ مغربی تہذیب کے انصاف کا کیا تقاضا ہے؟ کیا وہ مسلمان مہاجرین کو یہ حق دیتے ہیں یا نہیں کہ وہ اپنے حقوق کے حاصل کرنے کے لئے جنگ کر سکیں۔ دراصل اعتراض کرنے والے صحیح صورتحال سے واقف نہیں۔ مسلمان اور کفار مکہ دو قومیں تھیں ایک دوسرے کے خلاف عملاً جنگ کیا ہوا تھا ایسی حالت میں مسلمانوں کو اپنے گھروں کو واپس جانے کا پورا حق تھا صلح حدیبیہ ایک ایسا معاہدہ تھا جس پر فریقین نے رضامندی سے دستخط کئے تھے جب اس معاہدے کی خلاف ورزی کی گئی خواہ وہ کتنی معمولی خلاف ورزی ہی کیوں نہ ہو اصولی طور پر معاہدہ ختم ہو جاتا ہے۔ اب یہ مظلوم فریق کا حق بن جاتا ہے کہ وہ اس خلاف ورزی کو خاموشی سے برداشت کرنا چاہتا ہے یا معاہدے سے دست بردار ہو کر ACTION لینا چاہتا ہے۔ کسی بھی مہذب قوم کا کوئی اخلاقی ضابطہ کسی قوم کی مظلوم پارٹی کو آئین کے اس حق سے محروم نہیں کر سکتا۔ تمام مغربی نقاد اس بات پر متفق ہیں کہ صلح حدیبیہ کے بعد مسلمانوں کی طرف سے اس معاہدہ کی معمولی سے معمولی خلاف ورزی بھی نہیں کی گئی اور اس کے ساتھ ہی تمام مغربی نقاد یہ تسلیم کرتے ہیں کہ کفار مکہ کی طرف سے کچھ حد تک معاہدہ کی خلاف ورزی کی گئی تھی وہ اس کو معمولی کہہ کر نظر انداز کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ جب ایک دفعہ خلاف ورزی کی جاتی ہے تو پھر یہ سوال نہیں پیدا ہوتا ہے کہ خلاف ورزی معمولی تھی یا غیر معمولی جس پارٹی کے خلاف معاہدہ کی خلاف ورزی کی گئی ہے اس کا حق بن جاتا ہے کہ اگر وہ چاہے تو معاہدہ ختم کر دے۔

س: کیا یہ درست ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد جب مسلمان کفار مکہ کے مقابلہ میں طاقتور ہو گئے تو انہوں نے مکہ پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا؟

ج: فرمایا یہ بالکل غلط ہے کہ فتح مکہ کے وقت مسلمان اہل مکہ کے مقابلہ میں طاقتور تھے۔ تمام مہاجرین اور انصار مل کر بھی اہل مکہ سے بہت کمزور تھے یہ تو اللہ تعالیٰ کا ایک معجزہ تھا کہ مکہ والوں نے کوئی بڑی جنگ کئے بغیر ہتھیار ڈال دیئے ورنہ مکہ والوں کے ساتھ عرب کے طاقتور قبائل تھے۔ مسلمان فتح مکہ کے بعد بھی ان مخالف قبائل میں گھرے ہوئے تھے جو عرب کی ایک زبردست طاقت تھے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی مرضی تھی کہ مکہ والوں کو مسلمانوں کے سامنے ہتھیار اٹھانے کی ہمت نہ پڑی ورنہ انہیں اردگرد کے قبائل کی پوری مدد حاصل تھی۔

فرمایا یہ بھی کہنا غلط ہے کہ اسلام فتح مکہ کے موقع پر تمام عرب میں پھیل گیا کیونکہ اسلام عرب قبائل میں اس وقت پھیلنا شروع ہوا جب فتح مکہ کے بعد عرب قبائل کے سرداروں کے وفود مدینہ آنے شروع ہوئے اور آنحضرت ﷺ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر کے واپس جا کر اپنے قبیلوں میں جا کر اسلام کے سچا ہونے کا پیغام دیتے اس وقت کے دستور کے مطابق پورے کا پورا قبیلہ مسلمان ہو جاتا۔ یہ وفود کا زمانہ کہلاتا ہے اس دوران تمام عرب قبائل مسلمان ہو گئے لیکن چونکہ آنحضرت ﷺ کو ان کی تربیت کا وقت نہیں ملا۔ اس لئے ان کی وفات کے وقت ان قبیلوں نے کافی فساد برپا کیا۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے اسامہ بن زید کی سرکردگی میں عرب کی جنوبی سرحد کی طرف لشکر روانہ کرنا چاہا جس کا حکم آنحضرت ﷺ اپنی زندگی میں دے چکے تھے تو حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ جیسے بزرگوں نے بھی اس کی مخالفت کی اور کہا کہ ہم چاروں طرف سے دشمنوں میں گھرے ہوئے ہیں اور اپنا دفاع مدینہ میں بیٹھ کر کرنے کے قابل نہیں اور آپ اس لشکر میں نوجوان طبقے کو سرحد کی حفاظت کے لئے بھجوا رہے ہیں اس لئے اس لشکر کی روانگی فی الحال ملتوی کر دیں اس پر حضرت ابوبکرؓ نے جو جواب دیا اس سے مسلمانوں کی کمزوری واضح طور پر ظاہر ہوتی ہے آپ نے فرمایا کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ابو قحافہ کا بیٹا آنحضرت ﷺ کا جانشین بننے کے بعد اپنے سب سے پہلے حکم میں آنحضرت ﷺ کے سب سے آخری حکم کو منسوخ کر دے۔ خدا کی قسم اگر مدینہ کی گلیوں میں اپنی عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کی لاشوں کو کتوں کو گھسیٹتے دیکھوں تب بھی میں آنحضرت ﷺ کے آخری حکم کو منسوخ نہیں کروں گا۔ یہ تھی مسلمانوں کی اس وقت حالت جس وقت آنحضرت ﷺ کا انتقال ہوا ہے۔ وہ تمام اطراف سے مخالف قبائل کے نرغے میں تھے۔ لہٰذا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ فتح مکہ کے وقت مسلمان کفار مکہ سے طاقتور تھے اس لئے انہوں نے حملہ کر کے مکہ پر قبضہ کر لیا تھا۔

س: قرآن کریم کے الفاظ "سلام علی الیاسین" کا کیا مفہوم ہے۔

ج: فرمایا کہ حضرت الیاس نام کے صرف ایک ہی نبی ہوئے ہیں لیکن قرآن کریم نے ان کا نام جمع کے صیغے میں استعمال کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک سے زیادہ نام ہونے پر جمع کا صیغہ بولا جا سکتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے جو وجہ بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ اگرچہ الیاس نام کے صرف ایک ہی نبی تھے لیکن جو حالات ان کو درپیش آئے اسی طرح کے حالات امت محمدیہ میں پیدا ہونے والے بعض لوگوں کو بھی پیش آئیں گے حضرت الیاس یہود کی غداری کی وجہ سے پکڑے گئے اور اس وقت کی حکمران پارٹی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ اب امت محمدیہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سید احمد شہید بھی بالاکوٹ کے پٹھانوں کی غداری کی وجہ سے پکڑے گئے اور .... شہید ہوئے ان دونوں واقعات میں مطابقت ہونے کی وجہ سے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے کہ سید احمد شہید بھی "الیاسین" میں شامل ہیں۔

س: اسلام سے قبل عرب میں کونسے مذاہب پائے جاتے تھے؟

ج: اسلام سے قبل عرب میں عیسائی، یہود، بت پرست اور صابی تھے۔ ان مذاہب کے پیروکار جن کا تعلق مشرق وسطیٰ سے نہیں تھا ان کے علاوہ ایسے لوگ بھی موجود تھے جو ایک خدا پر یقین اور نیک اعمال بجا لانے کو اپنا مذہب سمجھتے تھے وہ کسی کتاب کی پیروی اس لئے نہیں کرتے تھے کہ ان کی رسائی کسی کتاب تک نہیں تھی وہ بت پرستوں میں پیدا ہوئے تھے لیکن اپنی سعید فطرت کے باعث بت پرستی سے نفرت کرتے تھے اپنے خدا سے محبت کرتے تھے اور اس کی پرستش بھی جس طرح چاہتے کر لیتے تھے ان کے پاس کوئی قوانین نہیں تھے جن کی وہ پیروی کرتے جہاں تک آنحضرت صلعم کا تعلق ہے آپ حضرت ابراہیم کے پیروکار تھے آپ کی فطرت میں دین ابراہیمی ودیعت کیا گیا تھا لہٰذا آپ کی پرورش اس مذہب میں کی گئی۔ قرآن کریم نے

اسی کا اظہار کئی مقامات پر کیا ہے بالواسطہ بھی "بلاواسطہ بھی" اسلام سے پہلے آنحضرت صلعم کی زندگی میں یہی پہلو نمایاں نظر آتا ہے گو اس وقت دین ابراہیمی کسی مذہب کی شکل میں موجود نہیں تھا۔ ابتداء میں یہود و نصاریٰ نے یہ وراثت میں پایا تھا۔ آج بھی حضرت ابراہیم کی ذات یہود اور نصاریٰ میں باعث تنازعہ ہے۔ یہود کا خیال ہے کہ حضرت ابراہیم یہودی تھے اور عیسائی کہتے ہیں کہ وہ عیسائی تھے۔ قرآن کریم ان کی اس غلطی کی طرف اشارہ کرتا ہوا فرماتا ہے کہ حضرت ابراہیم یہود اور نصاریٰ کے زمانہ سے بہت پہلے اس دنیا میں آئے تھے اور وہ صرف ایک مذہب کے پیروکار تھے اور وہ ہے "دین حنیفی" جس کا [illegible] یہ ہے کہ وہ ہمیشہ خدا کی مرضی کے تابع تھے اور خدا ہی کی طرف جھکنے والے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ کا یہ طریق نبوت سے پہلے بھی تھا اور نبوت کے بعد بھی آنحضرت صلعم کا بھی یہی حال تھا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کو سورہ نور میں ایسے تیل سے تشبیہ دی ہے جو اپنی ذات میں روشن ہونے کو تیار تھا۔ تب اللہ تعالیٰ کی وحی چنگاری بن کر اس پر گری تو وہ فوراً نور علی نور ہو گئے۔ مطلب یہ ہے کہ دعویٰ نبوت سے پہلے بھی آنحضرت صلعم مجسم نیکی تھے۔

س: سورہ توبہ کے شروع میں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کے نہ آنے کی کیا وجہ ہے؟

ج: ایسی کوئی حدیث میرے علم میں نہیں جو اس موضوع پر روشنی ڈالتی ہو سورہ توبہ پر "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کے نہ ہونے کی مختلف علماء نے مختلف وجوہات بیان کی ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ چونکہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" میں اللہ تعالیٰ کی رحمانیت اور رحیمیت کا ذکر ہے جو عفو اور درگزر کرنے کے متعلق ہیں اس لئے ان کا سورہ توبہ میں لکھا جانا مناسب نہیں تھا۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے غیض و غضب کا اظہار کیا ہے۔ حضور نے فرمایا میں ذاتی طور پر اس سے متفق نہیں کیونکہ قرآن کریم میں اور بھی بہت سے مقامات پر دوزخ اور شدید عذاب کا ذکر ہے لیکن وہاں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم موجود ہے۔ یہ پہلی آیت ہے جو ہر سورۃ کے ابتداء میں لکھی گئی ہے رحمٰن اور رحیم کی صفات اللہ تعالیٰ کی دوسری صفات کے متضاد نہیں کیونکہ رحمانیت اللہ تعالیٰ کی سب سے بنیادی صفت ہے اور رحیمیت بھی رحمانیت سے نکلی ہے یہ دونوں مل کر اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کے لئے استعمال ہوتی ہیں اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ بسم اللہ ہر سورت کے شروع میں اللہ تعالیٰ کا نہایت مختصر لیکن جامع تعارف کروانے کیلئے رکھی گئی ہے علماء کے ایک گروہ کا خیال ہے کہ سورۃ توبہ سورۃ انفال کا ہی حصہ ہے۔ مضامین کے الگ ہونے کی وجہ سے اسے دو حصوں میں منقسم کر دیا گیا ہے ایک سورۃ انفال ایک سورۃ توبہ لیکن علماء کی اس توجیہ میں بھی چند خامیاں پائی جاتی ہیں۔ یہ سورۃ شروع سے ہی ایک الگ سورۃ سمجھی گئی ہے اور حضرت عثمانؓ کے وقت میں بھی اس سورۃ کو الگ سمجھا اور لکھا گیا حضور نے فرمایا سورۃ نمل میں بسم اللہ دو دفعہ دہرائی گئی ہے اور اسکو سورۃ توبہ میں لکھی نہیں گئی اس طرح ۱۱۴ سورتوں کے لئے ۱۱۴ دفعہ ہی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی گنتی پوری ہو جاتی ہے بہر حال احمدی علماء کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے اور اس کا کوئی حل تلاش کرنا چاہیئے۔ جو مناسب اور قابل قبول ہو۔

س: اس اعتراض کا کیا جواب ہے کہ قرآن کریم نے واضح طور پر غلامی کو ختم کرنے کا اعلان نہیں کیا؟

ج: اسلام میں غلامی کے جواز کے متعلق یہ مفروضہ صحیح نہیں اسلام کا مقام کسی خاص تہذیب سے [illegible] یا کسی خاص مذہب کے ساتھ کیونکہ جب تک [illegible] کیا جائے [illegible] واضح نہیں ہوتی۔ جہاں تک دوسرے مذاہب کا تعلق ہے تورات اور انجیل نے غلامی کو ایک مستقل حیثیت دے دی [illegible] تعلیمات کے صریح خلاف ہے تورات اور انجیل کے مطابق حضرت ابراہیمؑ کی بیوی حضرت ہاجرہؑ کی اولاد کو صرف اس لئے نبوت سے محروم کر دیا گیا کیونکہ وہ ایک لونڈی تھیں۔ سینٹ پال کی عیسائیت کا غلاموں کے متعلق یہ رویہ ہے اور اس کے باوجود عیسائی اعتراضات اسلام پر کرتے ہیں حالانکہ اسلام میں غلام بنانے کا صرف ایک ہی جواز ہے اور اس کے بالمقابل اس کو ختم کرنے کے بے شمار مواقع فراہم کئے گئے ہیں اسلام میں غلام بنانے کی صرف اس وقت اجازت ہے جبکہ مسلمانوں کی کسی دوسری قوم کے ساتھ شدید جنگ ہو اور اس دوران دشمن مسلمانوں کے شہریوں کو قیدی بنا کر غلام بنالے تو ایسی صورت میں مسلمانوں کو دشمن کے شہریوں کو قیدی بنانے کی اجازت ہے اور پھر ان قیدیوں سے قرآن کریم کے حکم کے مطابق مندرجہ ذیل سلوک کرنے کا حکم ہے۔

(۱) ان پر احسان کرتے ہوئے انہیں آزاد کر دیا جائے

(۲) ان سے فدیہ لے کر ان کو آزاد کر دیا جائے۔

اگر مندرجہ بالا دونوں باتیں ممکن نہ ہوں تو ان کو غلام بنایا جائے اب ان غلاموں کو اسلام یہ حق دیتا ہے کہ اگر وہ آزاد ہونا چاہیں تو اسلامی گورنمنٹ میں جا کر اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے یہ بیان دیں کہ اگرچہ ان کے پاس اس وقت کچھ نہیں لیکن اگر ان کو آزاد کر دیا جائے تو وہ کام کر کے قسطوں میں اپنی قیمت ادا کر دیں گے اور گورنمنٹ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس غلام کے مالک کو اس کے آزاد کرنے کے فیصلے پر مجبور کر کے غلام کو آزاد کروا دے اسی طرح غلام عورت کے ساتھ شادی کرنے کا حکم ہے۔ مسلمان کی وہ لونڈی جو اپنے مالک کے بچے کی ماں بن جاتی ہے خود بخود آزاد ہو کر بیوی کا حق حاصل کر لیتی ہے۔ اب اس تعلیم کا تورات اور انجیل کی تعلیم سے مقابلہ کرو جہاں حضرت ابراہیمؑ کو تحفہ کے طور پر پیش کردہ عورت سے اپنی بیوی کی مرضی سے شادی کرنے کے باوجود وہ لونڈی کی لونڈی ہی رہیں اور اس کی نسلیں بھی غلامی کی لعنت سے نجات حاصل نہ کر سکیں۔ فرمایا جب غلام بنانے کا ایک ہی طریق ہو اور غلامی ختم کرنے کے اتنے مواقع مہیا کئے جائیں تو غلامی کس طرح فروغ حاصل کر سکتی ہے۔ جہاں تک یورپین تہذیب کا تعلق ہے پرانے زمانے میں بھی اور اس زمانے میں بھی عیسائی مہذب قوموں نے بغیر کسی وجہ کے دوسرے ملکوں میں جا کر لوگوں کو اندھا دھند پکڑا اور زنجیروں میں جکڑ کر بہت بڑی تعداد میں بحری جہازوں میں جانوروں کی طرح ایک جگہ سے دوسری جگہ لے کر گئے اور ان کے ساتھ ایسا سلوک کیا کہ اس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اب اس حالت کا اندازہ قرآن کریم کی تعلیم سے کریں جس پر آنحضرت صلعم اور صحابہؓ نے عمل کر کے دکھایا۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ اپنے غلاموں سے بھائیوں جیسا سلوک کرو جو تم کھاؤ وہی غلام کو بھی کھلاؤ جو خود پہنو وہی غلام کو بھی پہناؤ اور ان سے ایسے کام نہ کرواؤ جن کے کرنے کی تمہاری عزت نفس اجازت نہ دے آنحضرت صلعم اور آپ کے خلفاء کے زمانہ میں اس پر پورا پورا عمل کیا گیا۔ حضرت علیؓ کے متعلق یہ روایت ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے بزاز کو ایک ہی طرح کے کپڑے سے دو کرتے سینے کے لئے کہا تو اس نے حیرت سے پوچھا کہ آپ کے لئے تو ایک ہی کافی ہے اس پر حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ ایک میرے غلام کے لئے ہے [illegible] آج بھی عرب امراء کے گھروں میں غلام اور آقا کے بچوں [illegible] میں کوئی فرق نظر نہیں آئے گا نوکروں کے ساتھ آج بھی اعلیٰ سلوک کیا جاتا ہے۔ غلاموں اور نوکروں سے برابری کے سلوک کا جذبہ عربوں میں اس شدت سے ودیعت کر دیا گیا تھا کہ اب وہ ان کی فطرت کا ایک حصہ بن گیا ہے جو ہر [illegible] نے کہا آنحضرت صلعم نے اس قدر مدحت کی ہے کہ آپ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ اپنے غلام کی غلطی کی وجہ سے میں نے غصہ میں آ کر اسے [illegible] مارنا شروع کیا اسی دوران آنحضرت صلعم کی آواز میرے کانوں میں پہنچی آپ شدید ناراضگی سے فرما رہے تھے کہ ابن مسعودؓ کیا کر رہے ہو۔ ابن مسعودؓ [illegible] [illegible] کہتے ہیں [illegible] میں نے اس غلام کو آزاد کیا اس پر آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ تم نے [illegible] اگر تم ایسا نہ کرتے تو دوزخ میں جاتے۔

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

٭ــــ مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب لندن کی طرف سے جاری کردہ بیرونی ممالک کے احمدیہ مسلم مشنز کی ۱۹۸۶ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تبلیغی مساعی پر مشتمل بلٹین کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

مغربی افریقہ:ــــ وکالت تبشیر کی اس ہدایت پر کہ سرکردہ اصحاب اور حکام اور معززین تک اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچایا جائے۔ غانا اور گیمبیا کے مشنز نے متعدد سرکردہ شخصیتوں اور معززین اور قبائلی چیفس کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔

مغربی جرمنی:ــــ جماعت احمدیہ مغربی جرمنی نے ۱۳ تبلیغی مرکز قائم کر رکھے ہیں ان میں سے بعض مراکز نے مکرم مولوی عبد الباسط صاحب طارق کی زیر قیادت یہاں مقیم مختلف ممالک مثلاً پاکستان۔ بنگلہ دیش۔ ٹرکی۔ رومانیہ۔ یوگوسلاویہ۔ چائنا۔ پولینڈ۔ آسٹریا وغیرہ کے باشندوں تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا۔ اس کے علاوہ انفرادی طور پر بھی احباب جماعت نے لوگوں کو اپنے ہاں مدعو کر کے تبلیغ کی اور کیسٹس سنوائے۔ نیز مصری بحری جہاز کے گیارہ افراد کو مشن ہاؤس مدعو کر کے مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی اور ویڈیو کیسٹ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کی نمائش کی گئی۔ اس کے بعد مبلغ صاحب مع چند افراد جماعت ان کے جہاز پر بھی گئے اور وہاں لٹریچر تقسیم کیا۔

ہالینڈ:ــــ امیر انچارج مشن ہالینڈ کا ایک انٹرویو ایلڈر لینڈ ریڈیو Radio Gelderland نے ریکارڈ کیا نیز دکھایا کہ مسلمان کس طرح اذان دیتے اور نماز ادا کرتے ہیں۔

کینیا:ــــ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب اختر کی رپورٹ کے مطابق بفضلہ تعالیٰ ان کی جماعت کے ۷۶ ممبر مستعد داعیین الی اللہ بن چکے ہیں۔ الحمد للہ

نائیجیریا:ــــ مکرم مولوی حمید احمد صاحب ظفر نوجوانوں کے ایک گروپ کو تبلیغ کی عملی تربیت دینے کی غرض سے اپنے ساتھ دورے پر لے گئے اور اپنی نگرانی میں ان سے تبلیغ کروائی۔ یہ تجربہ نہ صرف بہت کامیاب رہا بلکہ نوجوانوں میں ایک اعتماد پیدا کرنے کا موجب بھی ہوا۔ انہوں نے (Fugar) نامی ایک جگہ پر تبلیغ کی جہاں نئی جماعت کے قیام میں کامیابی حاصل ہوئی۔ الحمد للہ۔

زائرے:ــــ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ملک کی ترقی زوروں پر ہے اور نومبائعین سے احمدیت قبول کرنے والوں کو تیزی سے اسلام سکھایا جا رہا ہے۔

کینیڈا:ــــ معمول کے مطابق تبلیغ کے علاوہ برٹش کولمبیا یونیورسٹی کے ایک انسٹرکٹر کو اسلامی لٹریچر فروخت کرنے پر آمادہ کیا گیا چنانچہ جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ قرآن مجید اور دیگر اسلامی لٹریچر وہاں رکھ دیا گیا ہے نیز مکرم مولوی حیدر علی صاحب ظفر نے کیلگری میں کنگ ایڈورڈ کالج کیمپس میں ایک لیکچر دیا اور ایک سیمینار بھی منعقد کیا اور لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے۔

بیعتیں:ــــ مذکورہ بلٹین کے مطابق بیرونی مشنوں میں سے مندرجہ ذیل مشنز مسابقت روان ۱۹۸۶ء کی پہلی سہ ماہی میں بیعتوں کے لحاظ سے سبقت لے جا رہے ہیں۔ الحمد للہ

زائرے۔ گیمبیا۔ سیرالیون۔ غانا

اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں بے حد برکت ڈالے اور داعیین الی اللہ کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ اور نومبائعین کو استقامت عطا فرمائے۔

سکھر اور ساہیوال کیس:ــــ سکھر اور ساہیوال کیس کے نتائج سے تمام دنیا کے احمدیوں کو تشویش ہے چنانچہ حکومت پاکستان اور اس کے غیر ملکی نمائندگان سے وسیع طور پر بذریعہ تار۔ خطوط۔ ذاتی رابطہ اور بافقار جلوس کی شکل میں احتجاج کیا گیا اور دنیا بھر میں پاکستان کی اس انسانی حقوق کی تلفی اور سراسر غیر منصفانہ رویہ کی طرف توجہ دلائی گئی۔ نمایاں طور پر احتجاجی کارروائی میں سوئٹزرلینڈ اور کینیڈا کی جماعتیں پیش پیش تھیں ــــ احتجاج کی رپورٹیں جرمنی۔ گیمبیا۔ غانا۔ ناروے۔ آئیوری کوسٹ۔ انڈونیشیا۔ فجی۔ نائیجیریا۔ ساؤتھ افریقہ۔ سیرالیون سورینام۔ یو۔ ایس۔ اے۔ سپین۔ زائرے اور آسٹریلیا سے موصول ہوئیں

ہدایات:ــــ یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ عام احمدی جماعتی کارکردگی کے امور سے ناواقف ہیں۔ ہمارے مبلغین کو چاہئیے کہ خاص طور پر نئے شامل ہونے والوں کو جماعتی نظام اور مختلف وکالتوں کے فرائض اور طریقہ عمل اور جماعتی آمدنی کے ذرائع اور اخراجات وغیرہ کے بارہ میں معلومات بہم پہنچائیں اور بتدریج نئے آنے والوں کو چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائیں۔

فروختِ قرآن کریم:ــــ فرانسیسی بولنے والے ممالک میں کتب فروشوں کو قرآن مجید اپنی دکانوں پر فروخت کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے اور اس کی کاپیاں لوکل۔ نیشنل پریس اور ریڈیو و ٹیلیویژن کو بغرض ریویو مہیا کی جائیں۔

اطلاع:ــــ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم محمد شریف صاحب اشرف کو نائب وکیل المال برائے بیرونی مشنز اور مکرم منیر احمد صاحب فاروقی کو بیرونی مشنز کے لئے آڈیٹر مقرر فرمایا ہے۔

٭ــــ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا پردیش لکھتے ہیں کہ مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد نے یوم تبلیغ منایا۔ شہر کے متعدد علاقہ جات میں موٹر سائیکلوں کے ذریعہ مختلف چوراستوں پر وسیع پیمانہ پر لٹریچر تقسیم کیا گیا ــــ نیز ممبران جماعت معززین کی کوٹھیوں پر پہنچ کر پیغام حق پہنچایا گیا ــــ رؤسائے شہر کے لیٹر بکسوں میں لٹریچر ڈلوایا گیا ــــ ایک سو معززین آندھرا پردیش کے ایڈریسز حاصل کر کے ان کو پمفلٹس "کیا حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو چکا ہے اور احمدیت حقیقی اسلام ہے" بذریعہ بک پوسٹ بھجوائے گئے ــــ مورخہ ۲۲ مئی کو معززین شہر اور نواب فیملیوں کے افراد کی ایک تقریب طعام میں خاکسار اور محترم سیٹھ یوسف احمد صاحب الہ دین۔ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب اور واصف احمد صاحب انصاری نے بھی شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعد افطار رؤسائے شہر کو نماز مغرب خاکسار نے باجماعت پڑھانے کی سعادت حاصل کی۔

محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ آندھرا پردیش مکرم ضیاء الدین صاحب اور خاکسار نے علاقہ ورنگل کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا متعدد مقامات پر تبلیغی جلسے کئے گئے بفضلہ تعالیٰ ۱۰۳ افراد نے بیعت کر کے احمدیت کو قبول کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ضروری گذارش:ــــ اس وقت آندھرا پردیش میں ایک بہت بڑا میدان تبلیغ ہے لیکن تاحال احباب جماعت کی طرف سے ورنگل فنڈ میں عطیات کی رفتار بہت سست ہے۔ نظارت دعوت و تبلیغ اور دفتر وقف جدید بھرپور تعاون دے رہے ہیں۔ لیکن مالی کمی کو شدت سے محسوس کیا جا رہا ہے حضور پرنور نے ایک لاکھ روپے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے تاکہ ہندوستان کی جماعتوں سے رقومات اکٹھی کر کے اس علاقہ میں تبلیغی وسعت پیدا کی جائے۔ انشاء اللہ دوران سال محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد اور خاکسار حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد بعض جماعتوں کا دورہ کریں گے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد ناظر صاحب بیت المال قادیان کے نام ورنگل فنڈ کی مد میں عطیات ارسال فرمائیں تاکہ اس کام میں وسعت پیدا کرنے میں سہولت ہو۔

٭ــــ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ رقمطراز ہیں کہ:ــــ

مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۸ مئی بروز اتوار یوم والدین منایا گیا۔ بعد نماز عصر درس قرآن مجید اور پھر اجتماعی افطار اور نماز مغرب کے بعد زیر صدارت مکرم سید محمد نور عالم صاحب احمدی امیر جماعت کلکتہ جلسہ یوم والدین منعقد ہوا۔ خدا کے فضل سے اکثر ممبران خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ۔ اطفال الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ نے شرکت کی۔ مکرم شہیرہ عالم صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم نائب قائد عبد الحمید کریم صاحب نے عہد دہرایا۔ اور مکرم محمد نعمت اللہ صاحب نے نظم پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ بعدہٗ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ مکرم ظفر احمد صاحب نیر انڈیا نے اس جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ بعدہٗ مکرم محمود عالم صاحب نے بعنوان "آج کے دور میں احمدی والدین کی ذمہ داریاں" تقریر کی۔ موصوف نے سب سے پہلے موجودہ زمانہ میں اس سلسلہ میں پیدا شدہ خرابیوں اور ان خرابیوں کے بواعث کی نشاندہی کی بعدہٗ اس بارے میں اسلامی تعلیمات کو بیان کرتے ہوئے والدین کی ذمہ داریوں

کو پیش کیا۔ ازاں بعد مکرم محمد فیروز الدین صاحب انور زعیم انصار اللہ کلکتہ نے "تربیت اولاد کے لئے والدین کا اپنا عملی نمونہ" کے موضوع پہ تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ تربیت اولاد کے لئے والدین کا عمل اور عملی نمونہ ضروری ہے۔ آپ نے کچھ مثالوں اور واقعات سے اپنی تقریر کو مؤثر رنگ میں پیش کیا۔

اس کے بعد عزیز تبریز احمد صاحب نے نظم سنائی۔ بعدہ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے زعیم اعلیٰ مغربی بنگال نے زیر عنوان "والدین اور ہمدردی اولاد" تقریر کی آپ نے قرآن و احادیث کی روشنی میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اولاد کی تربیت کے لئے پیار اور ہمدردی کے جذبات سے زیادہ فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس جلسہ کی آخری تقریر خاکسار کی تھی عنوان تھا قرآن و احادیث کی روشنی میں والدین کے حقوق و فرائض خاکسار نے اس سلسلہ میں آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کو پیش کرتے ہوئے اپنا نمونہ بہتر بنانے اور اولاد کے لئے دعائیں کرنے وغیرہ امور کی طرف توجہ دلائی۔

سب سے آخر میں صدر جلسہ مکرم سید محمد نور عالم صاحب ایم اے نے اپنے صدارتی خطاب میں واقعات اور تاریخ کے آئینہ سے اور قرآن کریم کی بیان کردہ امثال سے بتایا کہ پہلے کس طرح والدین نے اولاد کی تربیت کی ان کی تربیت کرنے کا ڈھنگ کیا تھا اور اولاد نے والدین کی اطاعت اور ان کی خدمت کا کیسا کیسا نمونہ پیش کیا۔ آخر میں آپ نے دعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج برآمد فرمائے۔ آمین

★ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلغ کانپور تحریر فرماتے ہیں کہ [illegible] کے علاقہ میں غیر احمدی علماء نے مباحثہ کا چیلنج کیا۔ خاکسار وہاں پہنچا اور مقابلہ کے لئے کہا لیکن کوئی مباحثہ کرنے کے لئے تیار نہ ہوا۔ ۲ر مئی کو ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں خاکسار نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر روشنی ڈالی بعض ہندو دوستوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اللہ تعالیٰ اس مساعی کو ثمر آور کرے۔ آمین

★ مکرم ناصر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جمشید پور تحریر کرتے ہیں کہ سابر نگر میں ایک تبلیغی جلسہ ۲۴/۵/۸۶ کو منعقد کرایا گیا کرسیوں اور لاؤڈ سپیکر کا بھی معقول انتظام تھا مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور نے تقریر کی اور غیر احمدیوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے۔ اللہ تعالیٰ اس مساعی کے بہترین نتائج برآمد فرمائے۔ آمین

(بقیہ کالم علے) راہ مولیٰ کی معجزانہ رہائی اور اسلام و احمدیت کی ترقی کے لئے دعاؤں کی تحریک فرمانے کے بعد لمبی پر سوز اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد احباب جماعت نے ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دی اور معانقہ و معانقہ کیا۔

ریڈیو پر عید کا چاند دیکھنے کا اعلان سنتے ہی قادیان کے مضافات میں رہنے والے محنت کش بہاریوں کی آمد ۲۹ر رمضان سے ہی سلسلہ شروع ہو گیا۔ اور رات تک کافی مہمان پہنچ گئے۔ جن کے قیام و طعام کا لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بہتر انتظام کیا گیا۔

نماز عید تک تقریباً ۱۲۰۰ مہمان تشریف لا چکے تھے جن کے لئے لنگر خانہ میں زردہ پلاؤ کی بائیس ۲۲ دیگیں تیار کر دی گئیں۔ نماز عید کی ادائیگی کے بعد محترم امیر صاحب مقامی نے اعلان فرمایا کہ قادیان کے باہر سے تشریف لائے ہوئے سب مہمان لنگر خانہ تشریف لے جائیں۔ اور کھانا تناول کر کے جائیں۔ چنانچہ مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب افسر لنگر خانہ نے اپنے عملہ اور مقامی خدام کی معاونت سے جملہ مہمانوں کی ضیافت کا خاطر خواہ انتظام فرمایا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ خوش قسمت ایام کے اس مبارک دور میں غلبہ اسلام کی حقیقی عید بھی دیکھنا نصیب فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب اروال کو ایک ماہ قبل دل کے دورہ کا حملہ ہوا تھا۔ موصوف زیر علاج ہیں اور مزید علاج و آپریشن کے لئے پورٹ لینڈ ایک ماہ تک روانہ ہونے والے ہیں۔ موصوف بہت مخلص اور قربانی کرنے والے دوست ہیں۔ ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

(۲) :۔ مکرم نذیر احمد صاحب مشتاق متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان مبلغ ۵/- روپیہ اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے والدہ جان اور ... والدہ صاحبہ کی کامل شفایابی کے لئے اور گھریلو پریشانیوں کی دوری کے لئے اور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

قادیان میں رمضان المبارک کی تکمیل و تہوار بقیہ عنوان

سحری سے آدھ گھنٹہ قبل روزانہ مسجد مبارک میں نماز تہجد کے چار نوافل با جماعت مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب پڑھاتے رہے۔ کئی دوست تراویح کے علاوہ ان نوافل میں بھی شریک ہوتے رہے۔

ہر دو مرکزی مساجد میں بعد نماز فجر حدیث شریف کا درس پندرہ منٹ کے لئے درس ہوتا رہا اس میں بھی احباب، خواتین اور بچے بڑی دلچسپی اور شوق سے ساتھ شرکت کرتے رہے۔

حسب سابق امسال بھی مسجد اقصیٰ میں رمضان المبارک کے اندر سے پارہ قرآن مجید کا درس دیئے جانے کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ نماز عصر مساجد میں ساڑھے چار بجے شام ادا ہوتی تھی۔ اس کے بعد کوئی حافظ یا کوئی درس دینے والے عالم اپنے حصہ قرآن کی تلاوت فرماتے تھے۔ بعد ازاں درس دینے والے عالم قرآن مجید کے کم و بیش ایک پارے کا ترجمہ اور ضروری باتوں اور مسائل کی تفسیر، تشریح و توضیح فرمایا کرتے خواتین و احباب بڑی توجہ سے درس سنتے رہے اس طرح درس کے موقعہ پر بھی ایک بار تلاوت کے ذریعہ قرآن کریم کا دور مکمل ہوا۔ درس قرآن مجید کا سلسلہ ۲۹ر رمضان تک برابر جاری رہا۔ قرآن مجید کے درس کے اختتام پر قادیان کے سب احباب۔ خواتین۔ بوڑھے۔ نوجوان بچے دعائیہ محفل میں شریک ہوئے۔ اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے دعا کی درخواستیں سنانے کی ہدایت فرمائی اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اعلائے کلمۃ اللہ۔ اسلام و احمدیت کے غلبہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور فائز المرامی اور بجلد وطن کامیاب مراجعت اور دنیا میں امن و امان قائم ہونے۔ بیماروں کی شفایابی۔ ضرورت مندوں کی حاجت برآری کے لئے۔ اسیران راہ مولیٰ کی باعزت بریت کیلئے۔ جو یورپ احمدیت پر سے مصائب و آلام کا دور ختم ہونے کے لئے۔ شہداء احمدیت کی مغفرت اور ان کے پسماندگان کی فلاح و بہبود کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور بڑی تضرع سے اجتماعی دعا کرائی۔

سنت نبوی کی اقتداء میں ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں احباب مساجد میں اعتکاف کرتے ہیں چنانچہ اس مرتبہ بھی مسجد اقصیٰ میں ۱۲ دوست اور دو خواتین اور مسجد مبارک میں ۸ احباب جماعت کو اعتکاف بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس عبادت اور دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ قرآن کریم اور حدیث شریف درس دینے کی سعادت جن علماء کرام کو حاصل ہوتی رہی ان کے اسماء اخبار بدر میں شائع کئے جاتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

۲۹ر رمضان المبارک کو دہلی، سرینگر اور لاہور سے عید کا چاند نظر آنے کے اعلان کی بناء پر محترم امیر صاحب مقامی نے بھی ۹ر جون ۱۹۸۶ء بمطابق عید منانے کا اعلان فرمایا۔ جس کے مطابق مسجد اقصیٰ میں سائبان لگا کر سایہ میں نمازیوں کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا۔ قادیان کے گرد و نواح میں محنت کش بہاری بڑی تعداد میں کام کرتے ہیں۔ ہر سال کی طرح اس مرتبہ بھی ۱۲۰۰ کے قریب بہاری دوست نماز عید ادا کرنے کے لئے قادیان آئے۔ علاوہ ازیں علاقے میں متعین سی آر پی ایف اور دیگر نیم فوجی فورسز کے مسلمان جوان ایک خاصی تعداد میں نماز عید میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے قادیان کی وسیع و عریض مسجد اقصیٰ اپنے دوستوں اور دور بہاری بھائیوں سے بھر گئی۔ مردوں کے لئے مسجد اقصیٰ میں اور خواتین کے لئے مسجد مبارک میں نماز عید ادا کرنے کا انتظام تھا اور عید کی نماز و خطبہ کی آواز مسجد مبارک میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ پہنچانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ دیگر تقاریب کے موقعہ پر بلکہ عیدین اور رمضان شریف و جلسہ سالانہ کے ایام میں مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بعد ان کے بیٹے مکرم محمد یعقوب صاحب طوعی طور پر حصول ثواب کی خاطر یہ خدمت سرانجام دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے نفوس و اموال رزق میں برکت دے۔

نماز عید محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی قادیان نے پڑھائی اور جامع خطبہ دیا۔ آنمحترم نے خطبہ عید میں رمضان المبارک کے فضائل و برکات اور عید الفطر کے فلسفہ پر آسان اور دلنشین پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ خطبہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آمدہ عید مبارک بذریعہ تار برقیہ پیغام سنایا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت ... معاندین عالمین ... اور اسیران ... (باقی ملاحظہ فرمائیں کالم علے)

مسجد احمدیہ دہلی کی تعمیر کے لئے
ایک تجربہ کار اوورسیر یا انجینئر کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے دہلی میں تغلق آباد کے INSTITUTIONAL ایریا میں محکمہ ڈی ڈی اے سے چار کنال کا قطعہ مسجد احمدیہ اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے خریدا ہے۔ اب اس کی تعمیر کے مرحلہ پر شدت سے یہ ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ کوئی احمدی انجینئر یا تجربہ کار اوورسیر مہیا ہو سکے جو اس تاریخی کام کو اپنی نگرانی میں کروائے جو کہ بہت بڑے ثواب کا موجب ہے۔

لہٰذا درخواست کی جاتی ہے کہ تعمیرات کے کام کا تجربہ رکھنے والا کوئی احمدی انجینئر یا اوورسیر جو اپنی خدمات کم از کم ایک سال کے لئے پیش کر سکتے ہوں وہ اپنے کوائف اور مطلوبہ مشاہرہ سے اطلاع دیں۔

واضح ہو کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشاء مبارک ہے کہ دہلی میں ایک عمدہ اور خوبصورت مسجد کی تعمیر جماعتی نگرانی میں بہتر رنگ میں سرانجام پائے۔ اس کا ڈیزائن حضور لندن سے تیار کر کے بھجوا رہے ہیں۔

یہ ایک اہم جماعتی خدمت کا کام ہے جس کے لئے صدر انجمن احمدیہ معقول ماہوار تنخواہ دینے کو تیار ہے۔

اُمید ہے کہ اس خدمت کے لائق افراد کی طرف سے اس تحریک کا بڑا مثبت رنگ میں جواب ملے گا۔

ناظر اعلیٰ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان
۱۸، ۱۹ اور ۲۰ ر فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ ر فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

الـمُعلن
ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

وعدہ کنندگان تحریک جدید متوجہ ہوں!

محض اللہ تعالیٰ کی خاطر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور وقت کے تقاضا کے پیش نظر تحریک جدید کے ذریعہ اکناف عالم میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی مہم اور غلبہ اسلام کے جہاد میں شمولیت اختیار فرماتے ہوئے آپ نے سال رواں میں چندہ تحریک جدید کا جو وعدہ کیا ہے۔ مہربانی کر کے جلد از جلد اس کی ادائیگی فرما کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب دارین حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔ ادائیگی چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے :-

" ابھی کچھ عرصہ وقت ہے چھ ماہ ہوتا ہے۔ اگر آپ اس وقت ادا کر دیتے ہیں تو آج جماعتی ناز کر پھرتے کہ آپ نے تبلیغ اسلام کے لئے جس رقم کا وعدہ کیا تھا وہ ادا کر دیا ہے۔"

" نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔"

وکیل المال تحریک جدید قادیان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ساتواں سالانہ اجتماع
۸ ر ۹ ر اکتوبر کی تاریخوں میں منعقد ہوگا انشاء اللہ

اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۸ ر اور ۹ ر اخاء ۱۳۶۵ ہش مطابق ۸ ر اور ۹ ر اکتوبر ۱۹۸۶ء بروز بدھ و جمعرات کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرماتے ہوئے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا ہے کہ

" اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور سارے کام آسان فرما دے "

ناظمین اعلیٰ اور زعماء کرام سے گذارش ہے کہ ابھی سے اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں نمائندگی کرنے اور اس کی روحانی برکات سے مستفید ہونے کے لئے دعاؤں اور ظاہری تدابیر سے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

اعلانات نکاح و تقریب شادی

(۱) :- مکرم مولوی عبد الرؤف صاحب نیّر مبلغ سلسلہ ابن مکرم مولوی عبد الحمید صاحب مومن درویش قادیان کے نکاح کا اعلان مکرمہ فرخندہ بیگم صاحبہ بنت مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش مرحوم قادیان کے ساتھ مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۸/۶/۸۶ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت قادیان نے مسجد مبارک میں فرمایا۔

مورخہ ۱۳/۶/۸۶ کو حسب پروگرام بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم امیر صاحب مقامی نے دولہا کی گلپوشی اور تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔ بعدہٗ بارات مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش مرحوم کے مکان پہنچی جہاں اُن کی بچی عزیزہ فرخندہ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد محترم امیر صاحب مقامی نے ہی اجتماعی دعا کروائی۔

مورخہ ۱۵/۶/۸۶ کو مکرم مولوی عبد الحمید صاحب مومن درویش نے اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں تقریباً ۲۵۰ مرد و زن شامل تھے۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

(۲) :- مورخہ ۸/۶/۸۶ کو مکرم برادرم عبد القدوس صاحب شحنہ ابن مکرم الحاج محمد محسن صاحب شحنہ مرحوم یادگیر کے نکاح کا اعلان مکرمہ زکیہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم ایم اے ستار صاحب تلاپوری آف حیدر آباد کے ساتھ مبلغ ۱۰۰۱/- ہزار روپے حق مہر پر مسجد مبارک قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت قادیان نے فرمایا۔

فریقین نے اس خوشی میں مبلغ ۱۷۵/- روپے مختلف مدات میں جمع کئے ہیں۔ جزاہما اللہ تعالیٰ خیراً۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار - بشارت احمد حیدر نائب مدیر

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER C...TPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE:- 279203

CARDBOARD BOX MFG. Co.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہر خوشگوار

بی۔ ایم۔ الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کیلئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:۔

- الیکٹریکل انجینئرس۔
- الیکٹریکل ورکنگ۔
- لائسنس کنٹرکٹس۔
- موٹر وائنڈنگ۔

C-10 LAXMI GOBIND APART, J. P. ROAD. VERSOVA.

FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389 ٹیلیفون نمبرز

BOMBAY - 58.

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔

(فتح اسلام۔ تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

لبرٹی یونانی ہال

نمبر ۸-۲-۵
ملک پیٹ
حیدرآباد ۵۰۰۰۳۶

"محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:۔ سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ:۔

23-5222
23-1652 ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶۔ مینگو لین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے:۔ ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر

SKF بال اور رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر!

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY - 8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS

SHED NO. C-16

INDUSTRIAL ESTATE

MADIKERI - 571201

PHONE NO. OFFICE - 806
RESI. 283

رنگ برنگی۔ نرم چمڑے۔ ریگزین اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز!

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS

13 - SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360
74350

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

پیشکش: گرین احمد، تیم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیولرز ڈیلرز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔ ۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹرز: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SARA Traders
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS.
SHOE MARKET, NAYA POOL, HYDERABAD-500002
PHONE NO. 522860.

السلام علیکم

مَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى

جو تھوڑا ہو اور با کفایت ہو اُس سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غافل کرنے

(محتاج دعا)

منجانب ارا کین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

گڈلک الیکٹرانکس انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)	احمد الیکٹرانکس کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!!

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM.- MOOSA RAZA
PHONE.- 605558
BANGALORE - 2.

فون نمبر:- 42301
حیدرآباد میں

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمد یہ ریپیئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
۴۸۷-۱-۱۲ اسعید آباد حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم)
فون نمبر:- 42916 ——— ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سیلوٹون - کرشنڈ ان - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۴۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں!!"
(کشتی نوح)

NIR ®
CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب اپر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!